اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

رسالہ فیض مقالہ

اذکارِ نوشاہیہ

مشتمل بر

حالات ومقالات حضرات مشائخ قادریہ نوشاہیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

تالیفِ لطیف

حضرت مولنا ابو الظفر سید شریف احمد صاحب شرافت قادری نوشاہی مدظلہ

مقیم آستانہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قدس اللہ سرہ العزیز

مقام ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات

ناشر

انجمن سادات نوشاہیہ۔ ساہنپال شریف (گجرات)

بارِ اوّل

ناشر
"انجمن ساداتِ نوشاہیہ" ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات

تصنیف: ۲ محرم سنہ ۱۳۵۴ھ
اضافۂ حواشی: سنہ ۱۳۸۳ھ سنہ ۱۹۶۳ء
اشاعت: سنہ ۱۹۶۴ء

(فی جلد: ایک روپیہ)

مندرجہ ذیل پتوں سے کتاب ہذا طلب فرماویں:۔

۱۔ مکتبۂ نوشاہیہ۔ ساہنپال شریف۔ ڈاکخانہ ٹھٹہ عالیہ۔ ضلع گجرات
۲۔ جدید کتاب خانہ۔ چوک شاہ دولہ مسلم بازار۔ گجرات سٹی۔
۳۔ دار الاشاعت علوم اسلامیہ۔ حسین آگاہی۔ ملتان شہر
۴۔ مولوی شمس الدین تاجر کتب۔ زیر مسلم مسجد۔ لوہاری گیٹ۔ لاہور

مطبوعہ استقلال پریس۔ چوک مینار۔ انارکلی۔ لاہور

فہرست مضامین اذکارِ نوشاہیہ

حرفِ اوّلین

از جناب مولانا علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی فاضل جامعہ عباسیہ بہاولپور
منشی فاضل، ایم اے، ایل ایل بی، مدظلہ العالی

اہل اللہ جہاں بیٹھے۔ ایک جہان آباد کر کے اُٹھے۔ جہاں قدم رکھے وہاں سے قیامت تک کیف و سرور کے چشمے پھوٹتے رہے۔ جو بات مُنہ سے نکلی، وہ داستانِ حیات بن گئی۔ اور جو اشارہ کیا، وہ اہل دل کے لئے سبق محبت بن گیا۔ زمانے کے انقلاب ان نقوش کو مٹا نہ سکے۔ اور صدیاں گزرنے پر بھی اہل اللہ کے نقوش نہ مٹ سکے۔

شدیم خاک ولیکن ز بوئے تربتِ ما
تواں شناخت کزیں خاک مردے خیزد

اہل ذوق ان ہستیوں کے نقش کف پا کا سُراغ لگانے کی کوشش میں رہے۔ اور اپنی بساط کے مطابق اذکار و افکار کے چند ٹکڑے اکٹھے کر کے داستانیں بناتے گئے۔ بزرگانِ دین کے تذکرہ نویس اپنے قلم کی نارسائی کا اعتراف کرنے کے باوجود حالات و کوائف قلمبند کرتے رہے۔ انہوں نے پوری کوششیں کیں کہ اہل دل کے سوانحی حالات کو الفاظ کے آبگینوں میں اتار کر ہمارے ذوق کی تسکین کریں۔ مگر ہر بار اعترافِ عجز ہی میں بن آئی۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے یہ بات کم وزنی نہیں کہ بزرگانِ دین کے

تذکرہ نویسوں نے تاریخ پیدائش و وصال میں ہمیشہ ٹھوکریں کھائیں۔ حالات و کوائف میں تضاد و تواتر سے کام لیا۔ جب اس طرح بھی داستان ادھوری رہی تو کرامات و اقوال کو اکٹھا کر کے "سوانحعمری" کی شکل دے دی۔

پیش نظر کتابچہ "اذکارِ نوشاہیہ" بھی ایک صاحب فن و وقت کی قلمی کوشش ہے۔ جس میں نوشاہی خاندان کے چند بزرگوں کے مختصر حالات و کوائف کو ناظرین کے مطالعہ میں پیش کیا جا رہا ہے۔

اس تذکرہ کی امتیازی حیثیت اس بات سے تسلیم کرنا پڑے گی۔ کہ مصنف سید شریف احمد شرافت زید مجدہٗ۔ نہ صرف صاحب قلم۔ صاحب تصنیف اور فنِ تذکرہ نویسی کے شناسا ہیں۔ بلکہ جن بزرگانِ دین کے حالات قلمبند کر رہے ہیں۔ اُن سے ان کا نسبی تعلق ہے۔ اور ان بزرگوں کے کئی پشتوں کے علمی ذخائر۔ مخطوطات۔ خود نوشت حالات انکی ذاتی لائبریری میں موجود ہیں۔ جن کی روشنی میں یہ حالات جمع کیئے گئے ہیں۔ فاضل مصنف نے کرامات و اقوال کی گرانباری سے ہٹ کر نوشاہی بزرگوں کے ضروری حالات و کوائف کو سپرد قلم کرنے کی کوشش کی ہے۔ آج تک مختلف تذکروں سے جو حالات پہنچے ہیں ان میں تضاد و تواتر حالات نے اتنا خلط مبحث کر دیا ہے کہ ان بزرگوں کی تاریخ پیدائش و وفات تک کی ضروری چیزیں غلط درج ہیں۔ اور بعض حالات کو جب ان تاریخوں سے تطبیق دی جاتی ہے۔ تو وہ مضحکہ خیز بن جاتے ہیں۔ زیر نظر تذکرہ مستند مآخذ اور قریب ترین ذرائع کے استدراک کا نتیجہ ہے۔ اور جس اقتصار۔ جامعیت اور

سند سے تیار کیا گیا ہے۔ وہ مستقبل کے تذکرہ نویس کے لئے مشعل راہ کا کام دے گا۔

پاک و ہند میں صوفیائے اسلام میں نوشاہی قادری مکتب روحانیت کو جو مقام حاصل ہے۔ وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ مغلیہ خاندان کے عروج و کمال کے زمانہ میں ان صوفیائے نے روحانی دنیا کی نشو و نما میں حصہ لینا شروع کیا۔ حاجی محمد نوشاہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اس مکتب کی داغ بیل ڈالی۔ اور ان بزرگوں کے فیضان نظر نے جو ہستیاں پیدا کیں۔ وہ آسمان روحانیت پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے۔ انکی خانقاہیں روحانیت کی بہترین درس گاہیں بنیں۔ ان کی مجلسیں دکھی انسانیت کا دار العلاج تھیں۔ اور ان کے اقوال بھٹکتے دلوں کے لئے چراغ راہ تھے۔ نوشاہی بزرگوں نے عوام کے قلب و نظر کو نکھارنے میں جو اہم کام کیا ہے۔ وہ بڑا تفصیل طلب موضوع ہے۔ مگر ہم اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ شہنشاہوں کے درباروں سے لیکر فقراء کے بوریا تک فیضان نظر نے ہر جگہ کام کیا۔ نقشبندیوں کا جذب۔ چشتیوں کا وجد۔ سہروردیوں کی ہاؤ ہو۔ اور قادریہ کا ذکر "ہو" اپنا اپنا مقام رکھتے ہیں۔ مگر نوشاہی مکتب روحانیت نے قلب و جگر کو جو ضرب عنایت کی ہے، وہ ہر ایک کا حصہ نہیں ؎

گریزد از صف ما ہر کہ مرد غوغا نیست
کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلۂ ما نیست

؎ سلسلۂ قادریہ کی ایک شاخ۔

اس تذکرہ میں ایک اہم چیز یہ ہے۔ کہ سادات نوشاہیہ کے ابتدائی دور سے لے کر موجودہ ایام کے تمام افراد کے اذکار کو جمع کیا گیا ہے۔ اور حاشیہ پر مقامات و تواریخ کا اضافہ مصنّف کی محنت شاقہ کی دلیل ہے۔ یہ مختصر حاشیہ کی افادیت عوام کے لئے نہ سہی، تذکرہ نویسوں کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کیا گیا ہے۔

عقیدت کیش اور صاحب ذوق حضرات کے لئے شجرہ جات اور معمولات و اوراد کا اضافہ ایک بیش بہا نعمت ہے۔

فاضل مصنّف نے حالات کے ساتھ ساتھ مقامات و مساکن کے جو اشارے پیش کئے ہیں۔ اس سے بزرگان نوشاہیہ کے روحانی فیضان کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اور جو لوگ ان مقامات سے گزرتے ہیں۔ انہیں اس عظیم کام کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔ فاضل مصنّف کی یہ مختصر تصنیف ان صاحب علم حضرات کو ایک دعوت ہے۔ جو بزرگان دین کے مفصّل حالات لکھیں گے۔ خداوند تعالیٰ مصنّف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور ناظرین اس کتابچہ سے فائدہ اٹھائیں۔

یکم جنوری ۱۹۶۴ء
لاہور

نیازمند
اقبال احمد فاروقی
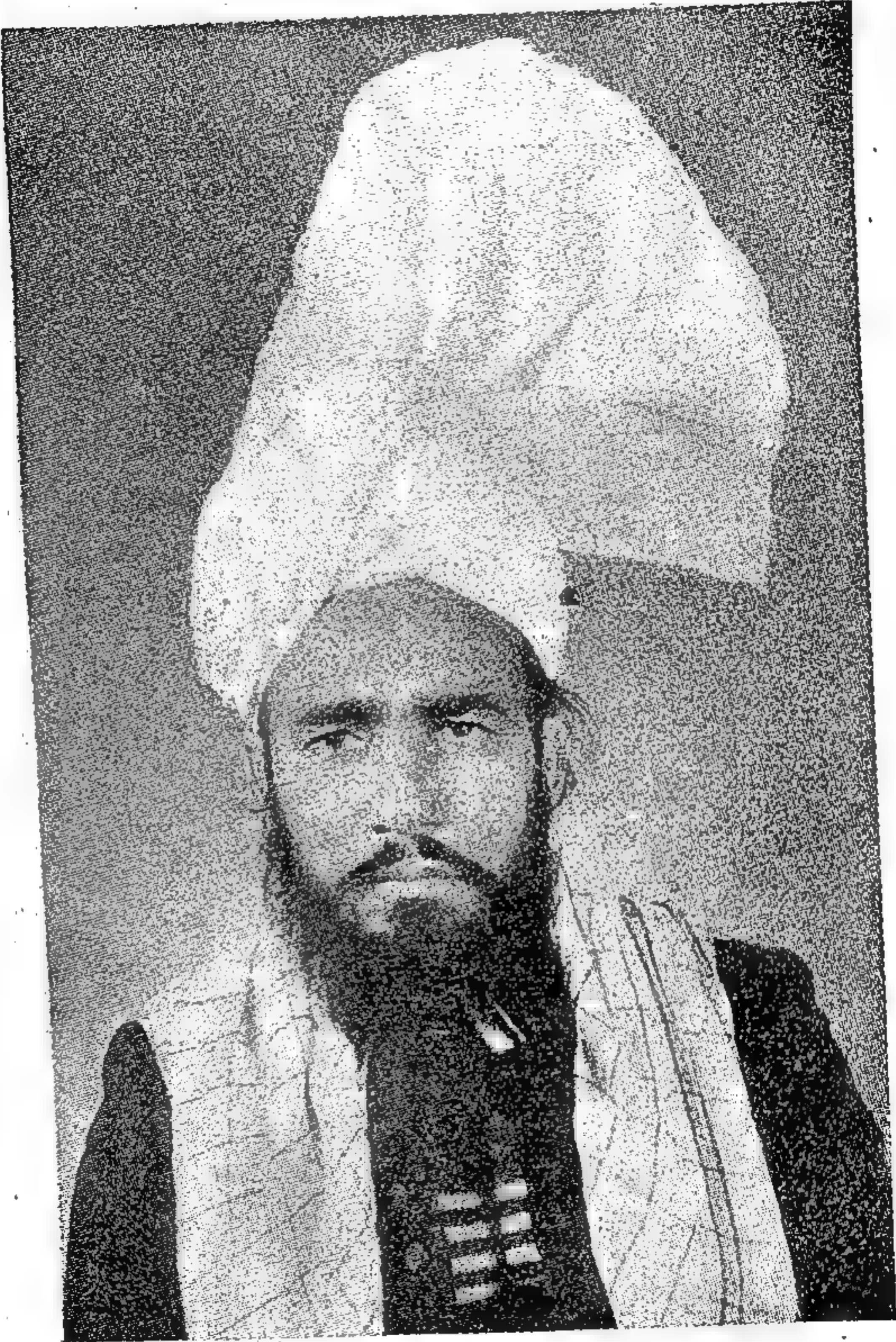
شبیہ حضرت مولانا سید شریف احمد صاحب شرافت مؤلف کتاب ہذا

پیش لفظ

از جناب حکیم محمد موسیٰ صاحب امرتسری

مغربی پاکستان کے مشائخ و سجادگان کے اکثر خانوادوں اور خانوادوں میں اُن کے اسلاف کرام کے مخطوطات اس قدر موجود و محفوظ ہیں کہ اگر اُن کے اخلاف افادۂ عام کے لیئے ان نوادر کو شائع کر دیں تو تاریخ کے طالب علموں پر احسان عظیم کے علاوہ یہ نہایت قیمتی جواہر ضائع ہونے سے بچ جائیں گے۔ کیونکہ علم و عرفان نہ کسی خاندان میں ہمیشہ رہا ہے اور نہ ہی اپنے اسلاف کے کارناموں کو محفوظ رکھنے کی ہر انسان میں صلاحیت ہوتی ہے۔

اس حقیقت کو حضرت مولانا پیر غلام دستگیر نامی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے خوب سمجھا تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دودمانِ جلیلہ کے بزرگوں کی تصانیف اور حالات کی خوب اچھی طرح اشاعت کی۔ جس کی بدولت یہ نادر و نایاب علمی تبرکات تباہ و برباد ہونے سے بچ گئے اور ان کے محفوظ ہو جانے سے مؤرخین و مصنفین پر بہت سی نئی راہیں کھل گئیں۔ اس ایثار عظیم کے بدولت حضرت نامی صاحب رح کا نام نامی و اسم گرامی ہمیشہ صفحاتِ تاریخ پر درخشندہ و تابندہ رہے گا ؎

نام نیک رفتگاں ضائع مکن
تا بماند نام نیکت یادگار

حضرت نامی صاحب مغفور کی طرح ان کے دوست حضرت سیّد شرافت نوشاہی کے خاندان میں صدیوں سے اہل علم و عرفان بزرگ پیدا ہوتے چلے آرہے ہیں اور ان کے فیضان علمی و روحانی سے ایک زمانہ مستفید و مستفیض ہوتا چلا آرہا ہے۔ جناب نامی رح والا قدر شرافت مآب سیّد شرافت نوشاہی مدظلہ العالی میں بھی بدرجۂ اتم پایا جاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے خاندان کے بزرگوں کے مخطوطات کو مرتب کرنے کے علاوہ اُن کے حالات و کمالات پر بھی کئی کتابیں تصنیف کی

ہیں۔ان تصانیف کے منظرِ عام پر آنے کے بعد اہلِ علم، مؤرخین اور دلدادگان تصوّف واحسان کو ایک گراں بہا اور نہایت قابلِ قدر مواد ہاتھ آئے گا۔

پیشِ نظر رسالہ "اذکارِ نوشاہیہ" جناب مصنّف مدظلہم کی ایک پرانی تصنیف ہے جو اب حلیہ طبع سے آراستہ ہو رہی ہے۔ دراصل آپ کی یہ تصنیف ایک تعارف کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس موضوع پر انہوں نے ایک نہایت مبسوط اور جامع کتاب "شریف التواریخ" (در ۳ جلد) تصنیف فرمائی ہے۔ "شریف التواریخ" کا مسوّدہ احقر راقم الحروف کی نظر سے گزر چکا ہے۔ جناب مصنّف علّام کی یہ مایۂ ناز کتاب جب زیورِ طبع سے مزیّن ہو کر شائقین کے ہاتھوں میں پہنچے گی تو جو تشنگی رسالہ "اذکارِ نوشاہیہ" میں ایجاز واختصار کی وجہ سے پائی جاتی ہے، اس کا پورے طور پر ازالہ ہو جائے گا۔

"شریف التواریخ" نہ صرف حاجی نوشہ گنج بخش قادری علیہ الرحمۃ والغفران اور انکی اولادِ امجاد کا جامع تذکرہ ہے، بلکہ سلسلۂ نوشاہیہ کے تمام بزرگوں اور اُن کے ہزاروں اہلِ علم متوسّلین و مریدین کے سِیَر وحالات کی ایک مبسوط تاریخ ہے۔ اسکے ابتدائی دو صد صفحات میں مسائلِ تصوّف نہایت شرح وبسط سے بیان کئے گئے ہیں۔ یہ کتابِ قیّم سالہا سال کی محنتِ شاقہ کے بعد پایۂ تکمیل کو پہنچی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ "شریف التواریخ" نیز اس سلسلے کی دیگر کتب کی طباعت کا سامان پیدا فرمائیں اور اس رسالہ "اذکارِ نوشاہیہ" کو قبولیّت دوام کا مرتبہ بخشیں۔ آمین ثم آمین۔

آرام گلی۔ لاہور۔ ۴ر جنوری ۱۹۶۴ء

محمد موسیٰ عفی عنہ

عرضِ حال

حضرت مولانا ابوالریاض سیّد شریف احمد شرافت قادری نوشاہی مدّ فیوضہم ۔ قطب الاقطاب حضرت نوشہ گنج بخش قادری قدس سرّہ العزیز بانی سلسلہ نوشاہیہ کی اولاد اور موجود الوقت سجادہ نشین ہیں ۔ موصوف نمونہ سلف صالحین اور گوناگوں صفات کے حامل بزرگ ہیں ۔ دینی علوم کے ساتھ ساتھ تاریخ و سیر پر بھی آپ بہت گہری نظر رکھتے ہیں ۔

ایک عرصہ سے طالبانِ راہِ ھُدیٰ آپ کے رُوحانی فیوض و برکات سے فیض یاب ہو رہے ہیں ۔ اور اگرچہ آپ اسی حیثیت سے معروف بھی ہیں ۔ لیکن مصنف و مؤلف کی حیثیت سے آپ کا مرتبہ بلند اور قابل قدر ہے ۔ مختلف موضوعات پر آپ کی تصنیفات و تالیفات کی تعداد سَو سے زائد ہو چکی ہے ۔ اور ان میں سے اکثر رسائل زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر مطبوع محبانِ اولیائے کرام ہو چکے ہیں ۔

پیشِ نظر رسالہ فیض قبالہ مسمّٰی بہ "اذکار نوشاہیہ" اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے ۔ اس رسالے میں حضرت نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے جلیل القدر خلفاء اور سجادہ نشینوں کے مختصر حالاتِ زندگی تحریر کئے گئے ہیں ۔ حالات کو واقعات اور ترتیب کی صحّت ملحوظ رکھتے ہوئے نہایت خوبی سے قلم بند کیا گیا ہے ۔ مصنّف مدظلہٗ نے یہ رسالہ ۱۳۵۴ھ میں مرتب فرمایا تھا ۔ جواب تک طبع نہیں ہو سکا تھا ۔ بعض احباب و معتقدین سلسلہ کے اصرار پر طباعت کے لئے انجمن ساداتِ نوشاہیہ ساہنپال شریف کے حوالے کیا گیا ۔ کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا کے تحت رسالے کے سنہ تصنیف یعنی ۱۳۵۴ھ اور سالِ طباعت ۱۳۸۳ھ میں انتیس سال کا طویل فصل پڑ گیا ہے ۔ اس اثنا میں

بہت سے حضرات واصل الی اللہ ہو گئے ۔ اور کئی اس جہانِ رنگ و بُو میں رونق افروز ہو چکے ہیں ۔ ان تغیرات کے پیش نظر محترم مصنف مدظلہ نے جابجا حواشی کا اضافہ فرمادیا ہے ۔ یہ حواشی بڑی اہمیت رکھتے ہیں ۔ اور قارئین کے لئے مزید دلچسپی کا باعث ہوں گے ۔

ناشر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام حمد و ثنا اُس ذاتِ باری تعالیٰ کو شایان ہے جس نے اپنی ذاتِ پاک کی معرفت[1] کے لیے انسان کو احسن[2] تقویم میں پیدا فرما کر خلافت[3] و کرامت[4] کا تاج پہنایا۔ اور تمام نعت و توصیف اُس محبوبِ پاک سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہٗ علیہ کو سزاوار ہے جس نے من رآنی فقد رای الحق فرما کر اپنی حقیقت کے چہرہ سے رُو شناس کرایا۔ اور مشتاقانِ جمالِ باکمال کے واسطے ایک ایسا سلسلہ[5] ید اللّٰہی باقی چھوڑا۔ جن کی بیعت[6] و صحبت[7] سے ہر ایک طالب صادق شرفِ زیارت حضورؐ و حصولِ مجلس محمدی سے مشرف ہو سکتا ہے۔ اور

---

[1] وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (ای لیعرفون) حدیث:- کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اُعرف فخلقت الخلق ۱۲

[2] آیہ ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ۱۲

[3] " انی جاعل فی الارض خلیفۃ ۱۲

[4] " ولقد کرمنا بنی آدم ۱۲

[5] " اولٰئک الذین ھدی اللہ فبھداھم اقتدہ ۱۲

[6] " ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ۱۲

[7] " کونوا مع الصادقین ۱۲ شرافت

جن کے وجودِ مسعود محو بشہودِ ذات اور متصف بصفات کمالات ہیں اَللّٰھُمَّ صلِ علیٰ سیّدنا محمّد وّ اٰلہٖ واصحابہ وعلیٰ جمیع المشائخ والاولیاء وسلم تسلیماً کثیراً دائماً ابداً۔

امّا بعد:۔ خادم الاصفیا فقیر سید ابو الریاض[1] شریف احمد شرافت عفا اللہ عنہ۔ ابن جامع الکمالات اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفےٰ صاحب علوی قادری نوشاہی ساہنپالوی ادام اللہ برکاتہٗ۔ برادرانِ طریقت کی خدمت میں ملتمس ہے کہ میں نے یہ ایک رسالہ موسوم بہ "اذکار نوشاہیہ"۔ حسب التماس برادر عزیز مرافر تمیز سعادت اطوار نجابت آثار رفیع القدر مولوی سید بشیر احمد بشارت زاد اللہ قدرہٗ ومنزلتہٗ تالیف کیا ہے۔ جو خاندانِ عالیہ سادات نوشاہیہ کے مختصر حالات پر مشتمل ہے۔ نیز محبّان سلسلہ کے واسطے آغاز رسالہ میں شجرہ شریف اُردو اور خاتمہ میں اوراد و وظائف ضروری اور نقشہ اعراس مشائخ بھی درج کیا ہے۔ ناظرین کرام سے استدعا ہے کہ وہ بزرگان دین کے فاتحہ خیر کے بعد مؤلّف کو بھی ضرور دعا سے خوش وقت فرمائیں۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔

---

[1] میری دوسری کنیت ابو الظفر ہے جو زیادہ مشہور ہے ۱۲ شرافت

شجرہ شریف قادریہ نوشاہیہ برخورداریہ

یاالٰہی ذاتِ پاکِ کبریا کے واسطے ❊ اور اسماء و شیونات بقا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیلِ حضرتِ احمد رسول[1] ❊ سیدِ کونین ختم الانبیاء کے واسطے

کھول دے مشکل میری کو اے میرے مولا پاک ❊ حضرت مولا علی[2] مشکل کشا کے واسطے

دے مجھے چشمِ بصیرت اور حسنِ اعتقاد ❊ شاہ حسن بصری[3] امام الاولیاء کے واسطے

قطرۂ بحرِ محبت سے مجھے سرشار کر ❊ شاہ حبیب عجمی[4] اہل اتقا کے واسطے

دے مجھے ذوقِ مودت اور صفائی کر عطا ❊ حضرت داود طائی[5] ذو العطا کے واسطے

نورِ عرفاں سے منور کر مجھے عارف بنا ❊ خواجہ معروف کرخی[6] بے ریا کے واسطے

سرِ مخفی کر عیاں اور سختیاں سب دور کر ❊ شاہ سری سقطی[7] نور الہدیٰ کے واسطے

کر میری قسمت کو یاور پردۂ غفلت ہٹا ❊ شاہ ابوالقاسم جنید[8] اہلِ ولا کے واسطے

شعلۂ حرص و ہوا سے کر مجھے یا رب رہا ❊ خواجہ ابوبکر شبلی[9] رہنما کے واسطے

---

[1] وفات سوموار ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ مدفون مدینہ طیبہ ۱۲ ✤ [2] وفات اتوار کی رات ۲۱ رمضان سنہ ۴۰ھ۔ مدفون نجف اشرف ۱۲ ✤ [3] وفات ۴ محرم سنہ ۱۱۱ھ مدفون بصرہ ۱۲ ✤ [4] وفات ۳ ربیع الآخر سنہ ۱۵۶ھ مدفون بغداد شریف ۱۲ ✤ [5] وفات ۲۸ ربیع الاول سنہ ۱۶۰ھ مدفون بغداد ۱۲ ✤ [6] وفات ۲ محرم سنہ ۲۰۰ھ مدفون بغداد ۱۲ ✤ [7] وفات ۳ رمضان سنہ ۲۵۳ھ مدفون بغداد ۱۲ ✤ [8] وفات ۲۷ رجب سنہ ۲۹۷ھ مدفون بغداد ۱۲ ✤ [9] وفات ۲۸ ذی الحجہ سنہ ۳۳۴ھ - مدفون بغداد ۱۲ ✤ (شرافت)

پردۂ کثرت اُٹھا کر جلوۂ وحدت دکھا — شیخ عبدالواحد[1] اہلِ ہُدیٰ کے واسطے

دو جہاں میں شادی و فرحت سے رکھ اے پاک ذات — حضرت شاہ بوالفرح[2] صاحب سخا کے واسطے

اے خدا حُسنِ عقیدت سے مجھے معمور کر — خواجۂ شاہ بوالحسن[3] فرخ لقا کے واسطے

دے سعادت کا خزانہ اور کر مجھ کو سعید — شیخ قاضی بوسعید[4] باصفا کے واسطے

دستگیری کر میری اے دستگیرِ بےکساں — غوثِ اعظم[5] دستگیر و مقتدا کے واسطے

موہبت کر فیضِ غیبی اے شہِ کون و مکاں — سیّد عبدالوہاب[6] اہلِ رضا کے واسطے

گنجِ صفوت دے مجھے اور کر مرے سینہ کو صاف — سیّد صوفی[7] امام الاصفیا کے واسطے

احمدِ محمود کا ہر دم حضوری کر مجھے — سیّد احمد[8] وحید الاتقیا کے واسطے

دین و دنیا میں مجھے نورِ سعادت کر نصیب — سیّد مسعود[9] شمع اہتدا کے واسطے

درجۂ عالی عطا کر اے علیّ العالمین — حضرت سیّد علی[10] علم الہدیٰ کے واسطے

رتبۂ میری و پیری سے مجھے کر سرفراز — سیّد شاہ میر[11] حلبی بوالعلا کے واسطے

آسمانِ دینِ حق کا کر مجھے شمس و قمر — شاہ شمس الدین[12] شمس الاولیا کے واسطے

شانِ غوثیّت عطا کر اے غیاث المستغیث — شاہ محمد غوث[13] مخدوم العلی کے واسطے

---

[1] وفات ۹ جمادی الاخریٰ سنہ ۴۲۵ھ مدفون بغداد ۱۲ + [2] وفات ۳ شعبان سنہ ۴۴۷ھ مدفون طرطوس ۱۲ + [3] وفات یکم محرم سنہ ۴۸۶ھ مدفون بغداد ۱۲ + [4] وفات ۷ محرم الحرام سنہ ۵۱۳ھ مدفون بغداد ۱۲ + [5] وفات ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ھ مدفون بغداد ۱۲ + [6] وفات ۲۵ شوال سنہ ۵۹۳ھ مدفون بغداد ۱۲ + [7] وفات ۳ رجب سنہ ۶۱۱ھ مدفون بغداد ۱۲ + [8] وفات سنہ ۶۳۰ھ مدفون بغداد ۱۲ + [9] وفات سنہ ۶۶۰ھ مدفون حلب ۱۲ + [10] وفات سنہ ۷۱۵ھ مدفون حلب ۱۲ + [11] وفات سنہ ۷۶۶ھ مدفون حلب ۱۲ + [12] وفات سنہ ۸۳۰ھ مدفون حلب ۱۲ + [13] وفات ۷ رجب سنہ ۹۲۳ھ مدفون اوچ متبرکہ ۱۲ + (شرافت)

اجتبا کی برکتوں سے کر مبارک دل میرا
حضرت سید مبارک[1] مجتبے کے واسطے

عارفوں کی بزم میں معروف کر رتبہ کمال
شاہ معروف[2] مکرم بوالوفا کے واسطے

دے مجھے ایمان سلامت اور سلیم القلب کر
حضرت شاہ سلیمان[3] پُرضیا کے واسطے

گنج بخشش کر عطا اے گنج بخش دو جہان
نوشہ[4] حاجی گنج بخش حق نما کے واسطے

نعمت حفظ مراتب سے تو برخوردار کر
شاہ برخوردار[5] قطب الاتقیا کے واسطے

فضل و رحمت سے جمال اپنا عیاں کر اے جمیل
شاہ جمال اللہ[6] جمال اصفیا کے واسطے

کر حیات سرمدی سے بہرہ ور مجھ کو خدا
سید محمد[7] حیات اہل بقا کے واسطے

نور وحدت سے میری آنکھوں کو روشن کر شتاب
شاہ نور اللہ[8] نور الاولیا کے واسطے

یا الٰہی بخش مجھ کو دین و دنیا میں کمال
شاہ الٰہی بخش[9] فخر الازکیا کے واسطے

دل میرا پُر نور کر گل احمدی انوار سے
شاہ گل احمد[10] ولی ماہ لقا کے واسطے

ہوں غریق بحر عصیاں دے مجھے امن و اماں
سید محمد امین اللہ[11] بدر الدجے کے واسطے

کر لوا احمد کے نیچے جگہ روز حساب
حضرت سید محمد شاہ[12] علا کے واسطے

---

[1] وفات ۹۵۶ھ مدفون اوچ متبرکہ ۱۲ + [2] وفات ۱۰ محرم ۹۸۶ھ مدفون خوشاب شریف ۱۲ + [3] وفات ۲۷ رمضان ۱۰۱۲ھ مدفون بھلوال شریف ۱۲ + [4] وفات ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ مدفون ساہنپال شریف ۱۲ + [5] وفات ۱۵ ذیقعد ۱۰۹۳ھ مدفون ساہنپال شریف گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [6] وفات ۱۲ ربیع الآخر ۱۱۴۲ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [7] وفات ۱۱۷۳ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [8] وفات ۶ صفر ۱۲۲۹ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [9] وفات ۷ رمضان ۱۲۵۳ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [10] وفات ۲۳ ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [11] وفات ۱۸ جمادی الآخرہ ۱۳۱۰ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [12] وفات ۲۲ محرم ۱۳۳۷ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + (شرافت)

اصطفا کا جام مجید کو دے لیا اب ذوالمنن
حضرت سید غلام مصطفےٰ[1] کے واسطے

مسند آرائے طریقت ہیں جو ساہنپال میں
اُس ولیؒ اہل دل اور پارسا کے واسطے

دے شرافت کا خزانہ اور کر مجھ کو شریف
شاہ شریف احمد[2] شرافت باخدا کے واسطے

حرص و بخل و حسد و کینہ عجب اور کبر و ریا
دُور کر دل سے بزرگان ہدیٰ کے واسطے

حُبِّ دُنیا یا الٰہی میرے دل سے دُور کر
تو ہی تو ہو دل میں دوری ماسوا کے واسطے

ذکر و فکر و شکر دے توبہ صدق و اخلاص و رضا
اور توکل زہد دے سب اصفیا کے واسطے

میری جانب سے الٰہی صد دعا و صد سلام
انبیا و اولیا و اتقیا کے واسطے

یا الٰہی کر تمنائیں شرافت کی قبول
حرمتِ پیران شجرہ اولیا کے واسطے

---

[1] ولادت ۱۳۰۷ھ۔

[2] ولادت شرافت ۱۳۲۵ھ یہ شعر صاحبزادہ سید بشیر احمد صاحب بشارت نے بنا کر شجرہ میں داخل کیا۔

شجرۂ نوشاہیہ رحمانیہ

گنج بخشش کر عطا اے گنج بخش دو جہاں — نوشہ حاجی گنج بخش حق نما کے واسطے
پاک کر داغ گناہ سے یا رحیم الراحمین — شاہ رحمان[1] پاک صاحب ذوالحیا کے واسطے
خلعت عصمت یا رب دے سرفرازی مجھے — حضرت شاہ عصمت اللہ[2] باوفا کے واسطے
عظمت و عزت سے مجھ کو بہرہ ور کر اے عظیم — سیّد محمد عظیم[3] اہلِ تقا کے واسطے
دین احمد کے حقائق کھول دے اے کبریا — شاہ فتح الدین[4] فتح الاتقیا کے واسطے
فتح و نصرت دے الٰہی نفس و شیطاں پر مجھے — سیّد فتح محمد[5] اولیا کے واسطے
زندگی جاوید کی اور عمر با اقبال بخش — شاہ عمر بخش[6] ولیؔ پارسا کے واسطے
فیض روحانی سے کر آباد یہ سینہ مرا — پیر مکھن[7] شاہ فریدالاولیا کے واسطے
عشق و ذوق اپنا عطا کر اے جناب ذوالجلا — حضرتِ سیّد محمد شاہ رضا کے واسطے
زینتِ سجادہ نوشہ امام عارفاں — حضرتِ سیّد غلامِ مصطفٰے کے واسطے
شرافت[8] علم و فقر سے کر دے مشرف اے خدا — شاہ شریف احمد شرافت باخدا کے واسطے

سب شرافت کی دعائیں اے خدا منظور کر
خاندانِ قادری نوشاہیہ کے واسطے

---

[1] وفات ۱۲ محرم ۱۱۱۵ھ مدفون بھڑی شریف ۱۲ + [2] وفات ۱۲ ربیع ۱۱۳۰ھ مدفون گورستان نوشاہیہ [3] وفات ۱۱۸۸ھ مدفون ڈھاوا شریف ۱۲ + [4] وفات ۶ صفر ۱۲۲۷ھ مدفون ڈھل شریف ۱۲ + [5] وفات ۱۲۶۱ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [6] وفات ۲ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [7] وفات ۱۵ شعبان ۱۳۴۳ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ [8] یہ شجرہ سیّد مختار احمد صاحب نے بنایا۔

شجرہ نوشاہیہ قلندریہ

گنج بخشش کر عطا اے گنج بخش دو جہاں — نوشہ حاجی گنج بخش حق نما کے واسطے

تاج محمودی عطا کر اے جناب ذات حق — تاج محمود[1] قلندر با صفا کے واسطے

معرفت کے آسماں کا کر مجھے تو آفتاب — شاہ محمد آفتاب[2] بے ریا کے واسطے

علم و اخلاص و شجاعت میں مجھے کر پہلوان — شیخ حمزہ[3] شاہ ولی پارسا کے واسطے

فقر کے پھولوں سے میرا باغ دل معمور کر — شیخ پھلے[4] شاہ کمال اصفیا کے واسطے

اے خدا یا بخش مجھ کو عشق و حب اہل بیت — شاہ خدا بخش[5] وحید الاتقیا کے واسطے

حشر میرا کر غلامان علی میں اے خدا — شاہ غلام[6] علی مرشد رہنما کے واسطے

انس اور صبر و تحمل سے مجھے موصوف کر — کاکو بی بی[7] سیدہ خیر النسا کے واسطے

[8] مسند عز و کرم پر کر میرا درجہ بلند — شاہ شریف احمد شرافت با خدا کے واسطے

التماس عجز یارب کر شرافت کا قبول
سلسلہ نوشاہیان فی والعلا کے واسطے

---

[1] وفات سنہ ۱۰۸۳ھ مدفون بھلوال شریف ۱۲ + [2] مدفون بھلوال شریف ۱۲ +
[3] مدفون چوکالیاں ۱۲ + [4] مدفون رسول نگر ۱۲ + [5] وفات ۱۲۷۱ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [6] وفات ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ + [7] وفات ۱۴ شوال ۱۳۵۲ھ مدفون گورستان نوشاہیہ ۱۲ +
[8] یہ شعر سید بشارت مرحوم نے بنایا تھا + (شرافت)

قطب العالم شیخ الاسلام
حضرت سیّد حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح
قدّس سرّہٗ

آپ شیخ الاسلام والمسلمین۔ فخر المشائخ والعارفین۔ برہان الاولیا۔ سلطان الاصفیا۔ وارث الانبیاء۔ رئیس الاتقیاء۔ غوث الخلائق۔ غیاث الحقائق۔ صاحب عظمت وکرامت وجاہت وجلالت تھے۔

نام ولقب۔

آپ کا نام نامی حاجی محمد۔ کنیت سامی ابوہاشم۔ لقب گرامی۔ نوشہ۔ خطاب گنج بخش، مجدّد اکبر۔ وارث الانبیاء۔ غالب الاولیا۔ بھورے والا تھا۔

آپ کی ولادت بقول صاحب مناقبات نوشاہیہ یکم رمضان المبارک سنہ ۹۵۹ھ مطابق ۲۱ اگست سنہ ۱۵۵۲ء میں ہوئی۔

نسب نامہ۔

آپ صحیح النسب سادات علوی عباسی کے روشن چراغ تھے۔ والد بزرگوار

لہ مرزا احمد اختر گیرانوی بن شیراں شاہ دارا بخت بن سراج الدین بہادر شاہ ظفر مؤلف کتاب تذکرہ اولیائے ہند نے اپنی کتاب تذکرۃ الفقرا صفحہ ۴۵ میں (باقی حاشیہ برصفحہ ۲۴)

کا اسم شریف حاجی الحرمین الشریفین سید علاؤالدین حسین غازی الملقب بہ حاجی
غازی صاحب تھا۔ جن کا مزار ظہر موضع گھگانوالی تحصیل پھالیہ ضلع گجرات

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳) حضرت نوشہ صاحبؒ کو سادات گیلانی میں شامل کیا ہے اور بوساطت
سادات اوچ شریف کہ حضرت غوث الاعظم سے شجرہ ملایا ہے جو یہ ہے" حضرت حاجی محمد نوشہ صوفی
بن علی ہاشم گیلانی بن بدرالدین اسمٰعیل بن سید عبداللہ ربانی بن بندگی سید محمد غوث گیلانی اوچیؒ"۔
پیرزادہ گوہر نوشاہی نے ماہنامہ گل خنداں لاہور۔ بزرگان دین نمبر بابت اکتوبر ۱۹۶۲ء
میں صفحہ ۲۳۸ پر اور روزنامہ حالات لاہور بابت ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء صفحہ ۵ کالم ۱ میں لکھا ہے۔
"آپکی قوم جالپ کھوکھر تھی۔ محمد ماہ صداقت لکھتے ہیں۔ آں آفتاب برج خاکی زمین کہ گرمی شعلہ
شوق او تنگ ظرفاں خام را پختگی آشنا کردہ و آں ابر رحمت رب العالمین کہ در اقطار روزگار بہ نسبت
جالپ کھوکھر مشہور گشتہ"۔ گوہر صاحب نے یہاں تک عبارت لکھ کر ختم کر دی ہے۔ حالانکہ آگے
یہ عبارت ہے" اما فی الحقیقت ذات آں محو حقیقت ذات وعارف گزشتہ از عرفیات بقوم قریش
علوی ارتباط دارد" (ثواقب المناقب صفحہ ۷ مطبوعہ اورنٹیل کالج میگزین لاہور مئی ۱۹۶۰ء) خلاصہ
مطلب یہ کہ اگرچہ آپ کی قوم جالپ کھوکھر مشہور ہو چکی ہے۔ لیکن اصل میں آپ کا خاندان قریش
کے علوی سلسلہ سے نسبی تعلق رکھتا ہے۔ گوہر صاحب نے حوالہ دینے میں اُس شخص کا تتبع کیا ہے
جس نے لاتقربوا الصلوٰۃ پڑھ دیا۔ مگر آگے وانتم سکاریٰ کو چھوڑ دیا۔ حالانکہ علامہ صداقت
نے اپنی عبارت میں جالپ کھوکھر قومیت کی تردید کر کے حضرت نوشہ صاحبؒ کا علوی ہونا ثابت
کیا ہے۔ گوہر صاحب کا یہ حوالہ دینا حق پوشی کا مترادف ہے، جو مورخ کی شایانِ شان نہیں۔
نیز گوہر صاحب کو خود بھی اس امر کا اعتراف ہے کہ حضرت نوشہ صاحب علوی النسب
ہیں۔ چنانچہ اسی حوالہ کے بعد لکھتے ہیں" آپ کا شجرہ نسب امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ
کے صاحبزادے حضرت عباس علمدار سے ملتا ہے۔ آپ کے مورث اعلیٰ عون قطب شاہ حضرت
شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں بغداد سے ہندوستان آئے تھے" بلفظہ
یہ معلوم نہیں کہ باوجود علوی عباسی تسلیم کرنے کے جالپ کھوکھر لکھنے سے گوہر صاحب
کی کیا غرض ہے۔ اور علامہ صداقت کی عبارت سے کیوں ان کی تسکین نہیں ہوئی۔ ۱۲
"سید شرافت"

میں زیارت گاہ ہے۔ ابن سید شمس الدین سنگی شہید[1] بن سید جلال الدین محمد
بن سید عبداللہ ذاکر ہو[2] بن سید شاہ محمد المعروف شاہنشاہ[3] بن سید گل محمد[4] بن سید معز
الدین بن سید عبدالصمد بن سید عطاء اللہ بن سید عبدالاول[5] بن سید محمود شاہ المعروف
پیر جالب[6] بن سید کمال الدین احمد شاہ بن سید جلال الدین سلطان شاہ[7] بن سید محمد شاہ
بخت مند بن سید سعید الدین سکندر شاہ بن سید برہان الدین شیر[8] بن سید جلال الدین
گوہر علی بن سید عز الدین عزت بن سید جمال الدین اسحاق[9] بن سید عبدالحق سجن[10] بن سید
زمان علی محسن[11]

[1] پشاوری شجرہ جات میں ان کا لقب شاہ مسکین اور شاہ شوقین لکھا ہے ۱۲ [2] سید شیر علی شاہ ہاشمی اعلوی کے خاندانی شجرہ میں ان کا لقب صاحب الدین تحریر ہے ۱۲ [3] خاندان رحمانیہ کے مملوکہ قلمی شجرہ میں ان کا لقب گلاب شاہ لکھا ہے ۱۲ [4] شجرہ نسب بیتھلانی میں ان کا نام عبدالبر لکھا ہے ۱۲ [5] سر ایبٹسن نے کتاب ٹرائبز اینڈ کاسٹس آف پنجاب میں لکھا ہے۔ کہ پیر جالب کی قبر رام دیانہ ضلع شاہ پور (حال سرگودھا) میں ہے ۱۲ [6] انکے فرزندوں اور اولاد کی رشتہ داری حضرت خواجہ فرید الدین شکر گنج چشتی رح کے سجادہ نشینوں سے تھی (جواہر فریدی) [7] سید شیر علی شاہ والے شجرہ میں ان کا لقب منور لکھا ہے ۱۲ [8] کتاب مخزن تواریخ میں ان کا لقب کفر شکن تحریر ہے۔ اور لکھا ہے کہ بادشاہ وقت کے مقرب تھے۔ اور شاہی حکم سے انہوں نے جموں پر حملہ کر کے اسکو فتح کیا۔ اندرہ ریاست اپنے چھوٹے بھائی کو سپرد کر کے خود دہلی کو تشریف لیگئے ۱۲ [9] کتاب سیرۃ الاولیا میں ان کا نام سید محمد یعقوب شاہ کوٹ لکھا ہے ۱۲ [10] سیرۃ الاولیا میں ان کا نام سید قطب الدین سجن ملتانی لکھا ہے ۱۲ [11] میزان قلمی اور میزان ہاشمی اور سیرۃ الاولیا میں ان کا لقب شاہ کھوکھر لکھا ہے ۱۲ روزنامہ ذاکر خوان میں لکھا ہے کہ انکی والدہ کا نام زینب تھا اور انکی سکونت کوٹ نرانہ (ضلع سرگودھا) میں تھی۔

کتاب انوار شمسیہ میں لکھا ہے کہ سید زمان علی شاہ کو پیر مجاہد ہونے کے ہندوؤں نے خونخوار کہنا شروع کیا۔ جو ہندی کے لفظوں میں کھوکھر بولا جاتا تھا۔ جو کثرت استعمال سے مخفف ہو کر کھوکھر رہ گیا۔
کتاب مخزن تواریخ ۱۱۲۱ھ میں حضرت امام محمد باقر کے اصحاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "تذکرہ بعد ازاں تمام کھوکھر نامزد شدند کہ آزما بود" یعنی تمام دنیا میں کھوکھر مشہور ہوئے۔ پیر بھی انکے اصحاب میں تھے۔

بن سیّد عون قطب شاہ۔ بغدادی[۱] بن سیّد یعلےٰ قاسم بن سیّد حمزہ ثانی بن سیّد طیّار بن سید قاسم بن سیّد علی بن سیّد جعفر بن سیّد ابوالقاسم حمزۃ الاکبر[۲] بن سیّد ابوالعبّاس حسن بن سید عبیداللہ[۳] مدنی بن سید امام ابوالفضل عبّاس علم دار[۴] شہید کربلا بن حضرت سید امام ابوالحسن علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہما اجمعین[۵]

---

[۱] سید غلام حسن شاہ راجپوری ملتانی نے سیرۃ الاولیاء میں ان کا نام سید قمرالدین قطب شاہ لکھا ہے۔ اور ان کا نسب نامہ اس طرح پر سادات زیدی سے ملایا ہے۔ سید قطب شاہ بن سید داؤد بن سید مالک بن سید زید شہید بن امام زین العابدین بن امام حسین رضؓ شہید کربلا۔ بن حضرت امام ابوالحسن علی ابن ابی طالب رضؓ ۱۲

مخزن تواریخ فارسی ص ۲۱۹ میں ہے کہ "جب حضرت علی رضؓ کی اولاد میں اختلاف واقع ہوا، تو امام باقر کے بھائی ان سے جدا ہو کر دوسرے بھائی اسمٰعیل سے مل گئے۔ اور فرقہ اسمٰعیلیہ قائم کیا۔ حضرت قطب بھی انہیں کے بھائیوں میں سے تھے جو بعد میں قطب شاہ مشہور ہوئے۔ وہ فساد خانہ جنگی سے کنارہ کر کے اپنے متعلقین کو ساتھ لیکر عرب سے فارس کو چلے گئے اور وہیں اقامت اختیار کی اور کثیر الاولاد ہوئے۔"

کتاب مرأت سکندری صفحہ ۲۹۷ میں ہے کہ "دیگر صلاح آثار تقوی اشعار سید قطب قادری کہ از بغداد آمدہ بودند" یعنی نیکبخت و پرہیزگار سید قطب قادری بغداد سے یہاں (ہندوستان میں) آئے تھے۔

صاحب اداۃ اعوان نے بحوالہ میزان قطبی و میزان ہاشمی لکھا ہے کہ سید عون قطب شاہ کے آباؤ اجداد ہی بغداد میں آکر سکونت پذیر ہو چکے تھے۔ یہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے حکم سے تبلیغ کیواسطے ہندوستان آئے۔ ہندو راجوں سے جنگ کر کے فتح پائی۔ بعض راجپوت اقوام کو حلقہ اسلام میں داخل کر کے اپنی اولاد کو اس ملک میں چھوڑ کر واپس بغداد چلے گئے اور ۵۵۶ھ میں انتقال کیا۔ [۲] انکی والدہ کا نام ام الحارث بنت الفضل بن عباس بن ربیعہ بن الحارث بن عبدالمطلب بن الہاشم تھا ۱۲ (کتاب نسب قریش ص ۷۹ لابی عبداللہ المصعب الزبیری) (متوفی ۲۳۶ھ) [۳] انکی والدہ کا نام لبابہ بنت عبیداللہ بن العباس بن عبدالمطلب تھا ۱۲ (کتاب نسب قریش ص ۷۹) باقی برصفحہ ۲۷

آپ کے آباؤ اجداد شروع سے ہی اہل ریاست و امارت اور صاحب ولایت و کرامت چلے آتے ہیں۔ نعمت فقر و تصوّف آپ کے خاندان میں موروثی[۵۱] تھی۔ چنانچہ آپ کے جدِ امجد سید شمس الدین سنگی شہیدؒ اور آپ کے عم بزرگوار سید رحیم الدین صاحبؒ اور آپ کے والد بزرگوار قدس سرہٗ کمالی اولیائے زمانہ تھے۔

آپ کے بزرگان چار پشتوں سے گھگانوالی میں آباد تھے۔ کنز الرحمت میں ہے ؎

گھگانوالی وطنِ قدیم آن ولی ست　　زکھلوال دور است بکوہ ہفت و بیست

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت بی بی جیونی صاحبہ تھا۔ جو شیخ عبداللہ بن شیخ فریدالدین صاحب مفتی قصبۂ ہیلاں کی صاحبزادی تھیں بڑی اہل تقویٰ اور پرہیزگار عابدہ و زاہدہ تھیں۔

آپ کے آباؤ اجداد کے تاریخی حالات تفصیل سے میری کتاب تاریخ عباسی[۵۲] میں درج ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۶) [۴۹] ان کی والدہ ام البنین بنت حرام بن خالد بن ربیعہ بن الوحید بن کعب بن عامر بن کلاب بن ربیعہ تھی (کتاب نسب قریش صفحہ ۴۳) [۵۰] یہ شجرہ نسب خلاصۃ الانساب - انساب الاقوام - زاد الاعوان اور خاندانی قلمی مخطوطات سے لکھا گیا ہے (حاشیہ صفحہ ہذا) [۵۱] ملا شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہیؒ ثواقب المناقب میں آپ کے خاندان کے متعلق لکھتے ہیں۔

"دودمانِ مجموعہ کرامت ایشان در قلمرو پنجاب بمشیخت صلاح و تقویٰ شہرت دارد" ۱۲

[۵۲] یہ کتاب سنہ ۱۳۵۲ھ میں تالیف ہوئی۔ اس کا نام تاریخی ہے۔

(شرافت)

تحصیل علوم - بیعت - خلافت

آپ نے علم ظاہری کی تحصیل حضرت مولانا حافظ قائم الدین قادری حنفی جاگوئی رح سے کی۔ علوم معقول و منقول سے فارغ ہوئے۔ قرآن مجید چند ماہ میں حفظ کیا۔ بعد ازاں سلوک قادریہ قطبیہ اپنے والد بزرگوار حاجی الحرمین امام الثقلین حجۃ العارفین حضرت سید علاؤ الدین حسین غازی رح سے اخذ کیا۔ اور مجاز ہوئے۔ پھر مقبول بارگاہ سبحان شہباز اوج لامکان حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قادری بھلوالی رح کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر بیعت سے مشرف ہوئے۔ ان کی نگاہ سے تین ماہ تک حالت سکر میں محو و مدہوش رہے۔ پھر حالت صحو میں تبدیل ہوئی۔ تمام مقامات و منازل طے کرکے خلافت کبریٰ الٰہی حاصل کی۔

حج حرمین الشریفین

شاہ شریف احمد مراد سہروردی نے کتاب ہفتاد اولیا میں لکھا ہے کہ آپ نے سات حج پا پیادہ کئے۔

غوثیت۔ قطبیت۔ محبوبیت

آپ کی طبیعت آغاز طفولیت سے ہی یاد خدا کی طرف مائل تھی۔ بڑے بڑے ریاضات اور مجاہدات کئے۔ صائم الدہر۔ قائم اللیل رہے۔ پھر آپ کو طریق جذب محبت یعنی راہ اجتبا عطا ہوا۔ جو دوسرے سب رستوں سے اقرب اور نہایت النہایت تک پہنچانے والا ہے۔ جو مرادوں اور محبوبوں سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جس کے ذریعہ تمام انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضہ مرتبۂ وصول تک پہنچے ہیں۔

ف۱ ثواقب المناقب۔ تذکرہ نوشاہیہ۔ ف۲ کنز الرحمت مناقب نوشاہی ۱۲۔ شرافت

آپ حضرت غوث الاعظم قطب الافخم شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی ذات بابرکات سے تبعیت و وراثت کے طور پر مرتبہ غوثیت و قطبیت و محبوبیت پر فائز ہوئے۔ جیساکہ حضرت علّامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی رح (متوفی ۱۱۴۸ھ) نے ثواقب المناقب میں اور حضرت شاہ غلام علی مجدّدی دہلوی رح (متوفی ۱۲۴۰ھ) نے اپنے مکاتیب شریفہ میں بتصریح لکھا ہے جو چاہے ان کا مطالعہ کرے۔

فضائل ومناقب

آپ کے تصرّفات وکرامات اور خوارق عادات نیز فضائل ومناقب بیشمار ہیں جن کا احاطہ کرنا طاقت تحریر سے بعید ہے۔ احیائے اموات۔ طیّ زمان۔ قبض ارض۔ کشف کونی والٰہی۔ تقلّب احوال۔ مطالعہ لوح محفوظ۔ تصفیہ قلوب زائرین و وجد وحال آپ کی نظر فیض اثر کا ادنیٰ کرشمہ تھا۔ آپ کے مفصل حالات مقامات حاجی بادشاہ یعنی رسالہ احمد بیگ۔ تذکرہ نوشاہیہ ثواقب المناقب۔ تحائف قدسیہ کنزالرّحمت وغیرہ کتابوں میں موجود ہیں۔

جاگیر

حضرت شاہ جہان بادشاہ رح (متوفی ۱۰۷۵ھ) کو آپ کی دعا سے قندھار پر فتح حاصل ہوئی تو اس نے دو گاؤں "موضع ٹھٹھہ عثمان" و "بادشاہ پوتنا" مصارف لنگر کے واسطے بطور جاگیر التمغا نذرانہ میں دئیے۔ جن کا خراج ایک لاکھ تیرہ ہزار ایک سو ساٹھ دام یعنی دو ہزار اکہتر روپیہ رائج الوقت سالانہ درگاہ عالیہ کو موصول ہوتا تھا[1]۔

---

[1] شاہی فرامین ودستاویزات موجودہ کتب خانہ شرافت ۱۲۔

تصانیف

آپ کی زبان حق ترجمان سے ایک مختصر رسالہ منظومہ موسومہ "گنج الاسرار" موجود ہے، جس میں اشغال و اذکار طریقہ قادریہ بزبان ہندی درج فرمائے ہیں۔[1]

یہ دو شعر بھی آپ کے تبرکات میں سے ہیں ؎

منادی ست در کوچۂ مے فروش ‏ ‏ ‏ ‏ کہ امروز در ہر کہ یابند ہوش
گریبانش گیرند و دامن کشند ‏ ‏ ‏ ‏ کشاکش بدیوان مستاں برند[2]

اولاد۔

آپ کے دو فرزند ارجمند تھے۔

۱۔ حضرت سیّد حافظ محمد برخوردار بحر العشق۔ ان کا ذکر آگے آئیگا۔

۲۔ حضرت سیّد محمد ہاشم دریادل رح (متوفی جمعہ ۲۲ ذی الحجہ ۱۰۹۲ھ) علم تصوّف، حدیث اور طب میں کمال رکھتے تھے۔ اخفا پسند تجرد شعار تھے۔ ان کی اولاد کثیر ہے اور کئی اضلاع میں آباد ہے۔ زیادہ تر موضع رنمل شریف میں سکونت رکھتے ہیں۔

ان میں سے اس وقت سیّد غلام رسول صاحب[3] زندہ ہیں۔ سو ۱۰۰ سال کے قریب عمر ہے۔ اہل عبادت و پارسا بزرگ ہیں۔ درگاہ نوشاہیہ

---

[1] آپ کی زبان سے کتاب چہار بہار مرتبہ شیخ محمد ہاشم تھرپالوی ۱۲۔ اور کتاب کلمات طیبات و ذخائر الجواہر جواہر مکنون و لطائف الاشارات مرتبہ سیّد شرافت بھی موجود ہیں ۱۲ شرافت۔

[2] لطائف گل شاہی۔ روضۃ الزکیۃ ۱۲

[3] وفات جمعرات ۳۰ رمضان ۱۳۵۴ھ۔ شرافت

میں بیٹھ کر تلاوتِ قرآن مجید اکثر کیا کرتے ہیں۔ ان کا شجرہ یہ ہے۔ ابن سید کریم بخش بن سیّد محمد بخش بن سید محمد جعفر بن سیّد عبدالرسول بن سیّد محمد سعید دولا بن سیّد محمد ہاشم دریا دل رحمہم اللہ۔

یارانِ طریقت۔

آپ کے خلفا بکثرت تھے۔ بعض اکابر یاروں کے نام لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ حضرت شیخ رحیم داد بن سخی شاہ سلیمان نوری رح	بھلوال شریف۔	ضلع سرگودھا
۲۔ حضرت شیخ تاج محمود بن سخی شاہ سلیمان نوریؒ	"	"
۳۔ حضرت مولانا حافظ معموری صاحبؒ	ہیلاں	ضلع گجرات
۴۔ حضرت سید صالح محمد صاحبؒ (متوفی ۱۰۷۴ھ)	چک سادہ	"
۵۔ حضرت شیخ پیر محمد سچیارؒ (متوفی ۲۵ ربیع الاول ۱۱۱۹ھ)	نوشہرہ شریف	"
۶۔ حضرت شیخ محمد تقی مجذوبؒ	"	"
۷۔ حضرت قاضی خوشی محمد صاحبؒ نور	کنجاہ	"
۸۔ حضرت قاضی رضی الدین صاحب مفتی رح	"	"
۹۔ حضرت شیخ مٹھا صاحب مجذوبؒ	"	"
۱۰۔ حضرت شیخ جیون صاحب حجام رح	باہو کے	"
۱۱۔ حضرت شیخ صدر الدین صاحب رح	رکھ چٹھہ	ضلع گوجرانوالہ
۱۲۔ حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحبؒ	بھڑی شریف	"
۱۳۔ حضرت شیخ اللہ داد صاحب سخی رح	"	"
۱۴۔ حضرت شیخ نانک شہید المعروف نانو مجذوبؒ	کیلاسکے چیمہ	"

۱۵- حضرت سید شاہ محمدؒ شہید بھاکھری رح	قلعہ رہتاس -	ضلع جہلم
۱۶- حضرت شیخ فتح محمد قلندر المعروف شاہ فتا دیوان رح	سماگری	"
۱۷- حضرت شیخ عبداللہ صاحب رح	چوکھ	میرپور
۱۸- حضرت میاں شاہ صاحب رح		پشاور
۱۹- حضرت حافظ طاہر صاحب مجذوب رح		کشمیر
۲۰ حضرت شیخ نور محمدؒ صاحب رح		سیالکوٹ
۲۱- حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب آفتاب پنجاب رح (متوفی ۱۰۶۸ھ)		"
۲۲- حضرت مولانا کمال الدین محمد کشمیری رح، سیالکوٹی ثم لاہوری (متوفی [illegible]ھ)		"
۲۳- حضرت سیّد عاشق محمد صاحب رح	بن باجوہ	"
۲۴- حضرت شیخ اسمٰعیل صاحب رح	کوٹلی بیلال	"
۲۵- حضرت سید عبداللہ صاحب بخاری مجذوب رح		لاہور
۲۶- حضرت شیخ نور محمد صاحب عاشق رح		ہندوستان
۲۷- حضرت شیخ فرخ محمدؒ صاحب رح	سنبھل	"
۲۸- حضرت شاہ بلبل دیوان صاحب رح	پیلی بھیت	"
۲۹- حضرت شیخ مہدی المعروف میاں ماجھی صاحب		سندھ
۳۰- حضرت سید شاہ محمد صاحب قطب۔ قندھار رح		قلعہ قندھار
۳۱- حضرت خواجہ سید محمد فضیل صاحب وچی رح	بیتی جبسار	کابل
۳۲- حضرت شیخ درویش صاحب مجذوب رح		
۳۳- حضرت شیخ صادق صاحب مجذوب رح		

۳۴۔ حضرت شیخ محمد صادق چھٹہ رح ۔ وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔

وفات مدفن۔

حضرت نوشاہِ عالی جاہ رح کی وفات بروز سہ شنبہ آٹھویں ربیع الاوّل ۱۰۶۴ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۶۵۴ء بعہد شاہ جہاں بادشاہ ہوئی ۔ آپ کا روضہ اطہر بمقام ساہنپال شریف ضلع گجرات پنجاب۔ گاؤں سے نصف میل شمال کی طرف مرجع خلائق ہے (رحمۃ اللہ علیہ)

مادۂ تاریخ "فیض قدسی" ہے۔

مفتی علی الدین بن مفتی خیر الدین صاحب لاہوری اپنی کتاب سکھوں کے عہد کی تاریخ الموسوم بہ عبرت نامہ فارسی جلد دوم ۔ دفتر چہارم صفحہ (۱) میں خاندانِ قادریہ کے مشائخ کے ضمن میں لکھتے ہیں ۔

"برگزیدہ خاندان دریں ملک حضرت حاجی نوشہ صاحب ست کہ خوابگاہِ ایشاں در موضع ساہن پال بر ساحل دریائے چناب محاذی رسول نگر واقع است"۔

تاریخ وفات کی تحقیق :۔

حضرت نوشہ گنج بخش کی وفات کی تاریخ جو لکھی گئی ہے۔ یہ خاندانی مورخوں کی متفق علیہ ہے۔ چنانچہ

۱۔ حضرت سید حافظ محمد حیات ربّانی نوشاہی رح (متوفی ۱۱۷۳ھ) اپنی کتاب تذکرہ نوشاہیہ میں جو ۱۱۳۶ھ کی تصنیف ہے۔ آپ کی وفات ۱۰۶۴ھ میں لکھتے ہیں۔ اور شیخ عبدالرحیم سداکنبوہی رح کا قطعہ تاریخ وفات

طویل درج کرتے ہیں۔ جس میں کئی مادہ ہائے تاریخ ہیں ایک شعر یہ ہے

زتاریخ وصال او دلم در جستجو چوں شد
بگوش دل ندا آمد کہ "خاتم پاک" برخوانش ۱۰۶۴ھ

۲۔ حضرت سید گل محمد بن سید شاہ عصمت اللہ صاحب نوشاہی (متوفی ۱۱۷۰ھ) اپنی کتاب لطائف گل شاہی جو ۱۱۳۰ھ اور ۱۱۷۰ھ کے درمیانی زمانہ کی تصنیف ہے اس میں لکھتے ہیں۔

"فی التاریخ ہشتم ربیع الاول ۱۰۶۴ھ یکہزار و شصت و چہار ہجری نبوی حضرت مغفوری شاہ حاجی محمد نوشہ قدس سرہ بانتقال ازیں دار پُر وبال بدولت حضور و وصال مشرف شدند۔ از عدد "خاتم پاک" ۱۰۶۴ تاریخ مے برآید" بلفظہ

۳۔ حضرت شیخ پیر کمال لاہوری کتاب تحائف قدسیہ میں جو ۲۵ ذیقعد ۱۱۸۶ھ کی تصنیف ہے آپ کی وفات ۹ ربیع الاول ۱۰۶۵ھ لکھتے ہیں۔ جو اس شعر سے ظاہر ہے۔ ۔

عجیب تاریخ شد مقبول تحقیق کہ = نوشوہ بود شاہ فقر = تصدیق

میرے خیال میں کاتب کی غلطی ہو گی۔ کیونکہ "نوشوہ" کا لفظ غلط ہے صحیح لفظ "نوشہ" ہے۔ یہ مصرعہ اس طرح صحیح ہے۔

"کہ = نوشہ بودہ شاہ فقر = تصدیق"

یہ تاریخ پہلی کتابوں کے مطابق بھی ہے۔ اور صحیح بھی۔

۴۔ حضرت مولانا محمد اشرف فاروقی منچری (متوفی ۱۲۲۵ھ) نے

کتاب کنزالرحمت میں جو ۱۱۲۲ھ کی تصنیف ہے لکھا ہے۔ کہ آپ کی وفات ۱۰۶۴ھ میں ہوئی۔ تاریخ کے لئے یہ شعر درج کیا ہے ؎

چو شد رحلتِ آں شہ نامدار ｜ ز تاریخ شاں فیض قدسی شمار

۵۔ حضرت سید حافظ الٰہی بخش بن سید حافظ نوراللہ صاحب نوشاہی (متوفی ۱۲۵۳ھ) کتاب روضۃ التزکیہ میں اور :۔

۶۔ حضرت سید حافظ قبل احمد پاک ذات نوشاہ ثانی بن سید حافظ الٰہی بخش صاحب نوشاہی (متوفی ۱۲۸۶ھ) کتاب ثمرات الافکار میں۔ اور :۔

۷۔ حضرت مولانا سید غلام قادر بن سید عبداللہ صاحب نوشاہی (متوفی ۱۳۰۶ھ) کتاب بیاض قادری میں۔ اور :۔

۸۔ حضرت سید عمر بخش بن سید محمد بخش صاحب نوشاہی سوہل تگری (متوفی ۱۳۱۱ھ) کتاب مناقبات نوشاہیہ میں اور :۔

۹۔ حضرت سید حافظ محمد شاہ بن سید محمد امین صاحب نوشاہی (متوفی ۱۳۳۷ھ) کتاب الفوائد میں

بتصریح لکھتے ہیں۔ کہ حضرت نوشہ صاحب کی وفات ۱۰۶۴ھ میں ہوئی۔ کسی مورخ کو اس میں اختلاف نہیں۔

بعض مورخین کی تاریخی غلطیاں۔

مفتی غلام سرور لاہوری (متوفی ۱۳۰۶ھ) نے کتاب خزینۃ الاصفیا جلد اول میں جو ۱۲۸۰ھ میں تصنیف کی ہے۔ تحریر کیا ہے کہ حضرت نوشہ گنج بخش کی وفات ۱۱۰۳ھ میں ہوئی۔ اور اس پر حوالہ تذکرہ

نوشاہیہ کا دیا ہے۔ حالانکہ اُس میں تصریح ۱۱۴۶ھ لکھا ہے جیسا کہ اوپر درج ہو چکا ہے۔

مفتی صاحب کو حوالہ سمجھنے میں غلطی لگ گئی ہے۔ جس کے وجوہات یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مرزا احمد بیگؒ لاہوری نے "مقامات حاجی بادشاہ" الموسوم بہ رسالہ "الاعجاز" حضرت نوشہ صاحبؒ کے حالات و کرامات میں لکھا۔ جو بعد میں بنام "رسالہ احمد بیگ" مشہور ہو گیا۔ یہ رسالہ حضرت نوشاہِ عالمؒ کی وفات سے تینتالیس[۴۳] سال بعد کی تصنیف ہے۔ اور خاندان نوشاہی کے تذکروں میں اس کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

۲۔ حضرت سید حافظ محمد حیاتؒ ربانی کو ۱۱۴۶ھ میں رسالہ احمد بیگ کا ایک نامکمل نسخہ ملا۔ جس کے متعلق لکھتے ہیں "اکثر عبارتش از بسیاری کہنگی ریختہ بود"۔ یعنی بہت پورا نا ہونے کی وجہ سے اس کی اکثر عبارتیں مٹ چکی تھیں۔ انہوں نے اس کی اصل عبارتوں کو بھی بدستور رہنے دیا۔ اور اپنی طرف سے مزید حالات اضافہ کر کے تذکرہ نوشاہیہ مرتب کیا۔

اب ثابت ہوتا ہے کہ مفتی غلام سرورؒ لاہوری کو تذکرہ نوشاہیہ قلمی کی عبارتوں میں اشتباہ والتباس واقع ہو گیا ہے۔ وہ یہ تحقیق نہیں کر سکے کہ اس میں رسالہ احمد بیگ کی کونسی عبارت ہے اور تذکرہ کی کونسی۔ چنانچہ ایک جگہ مرزا احمد بیگ لکھتے ہیں۔ "ہنگام نوشتن رسالہ کہ بعد از وصال حضرت شاہ چہل و سہ سال گذشتہ بود" یعنی رسالہ تصنیف کرنے کے

دوران میں جب کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی وفات کو تینتالیس ۴۳ سال گزر چکے تھے۔

مفتی صاحب نے اس عبارت کو سید حافظ محمد حیاتؒ صاحب کی عبارت سمجھا۔ اور چونکہ تذکرہ نوشاہیہ کے دیباچہ میں اس کا سال تصنیف ۱۱۴۶ھ تحریر تھا۔ اس میں سے تینتالیس سال تفریق کر کے ۱۱۰۳ھ کو حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کا سنہ وفات قرار دے دیا۔ حالانکہ وہ عبارت مرزا احمد بیگؒ کی تھی۔ جس سے ثابت ہوتا تھا۔ کہ حضرت نوشہ صاحب کی وفات یعنی ۱۰۶۴ھ سے تینتالیس سال بعد یہ رسالہ تصنیف ہوا جس سے ۱۱۰۷ھ متعین ہوتا تھا۔

مرزا احمد بیگ صاحب رسالہ۔ اور سید حافظ محمد حیات صاحب تذکرہ کا طریقہ ہے کہ وہ حضرت نوشہ صاحبؒ کا نام نامی اپنی اکثر عبارتوں میں بوجہ ادب کے "حضرت شاہ صاحب" یا "حضرت شاہ جیو" لکھا کرتے ہیں۔ مفتی صاحبؒ کو جب تذکرہ میں یہ عبارت نظر پڑی کہ حضرت شاہ جیو رح کی وفات ۱۰۶۴ھ میں ہوئی تو انہوں نے شاہ جیو سے حضرت شاہ سلیمان نوری رح کو مراد لیا۔ جو حضرت نوشہ صاحبؒ کے پیر طریقت تھے۔ اور ۱۰۶۴ھ ان کا سال وفات درج کر دیا۔ غالباً اُس کے بھی کسی مادہ تاریخ کے اعداد و شمار کرتے میں ایک عدد کی غلطی لگ گئی۔ تو ان کی وفات ۱۰۶۵ھ لکھ دی۔ حالانکہ تذکرہ نوشاہیہ میں اُن کی تاریخ درج ہی نہیں۔ خاندان کے دوسرے تذکروں روضۃ الزکیہ وغیرہ میں اُن کی تاریخ وفات ۱۰۱۲ھ لکھی ہے۔ جو اس شعر سے ظاہر ہوتی ہے ؎

شاہ سلیماں رفت در دار البقاء ۔ غیبیؔ ۱۰۱۲ھ = تاریخش سن ہجری بجا

مفتی صاحبؒ اگر غور کرتے تو اُن کو معلوم ہو جاتا کہ تذکرہ نوشاہیہ کے مصنف ۔ حضرت نوشہ صاحبؒ کو "حضرت شاہ جیو" لکھا کرتے ہیں ۔ اور اُن کے پیشوا حضرت شاہ سلیمانؒ کو "حضرت شاہ شاہاں"

بہرکیف مفتی صاحبؒ نے اپنی کتب خزینۃ الاصفیا ۔ اور حدیقۃ الاولیا ۔ اور گنجینۂ سروری المعروف گنج تاریخ وغیرہ میں نوشاہی خاندان کے بزرگوں کی جو تاریخیں لکھی ہیں ۔ سب غلط ہیں ۔ صرف دو بزرگوں کی تاریخیں یعنی سید عصمت اللہ ۔ اور سید حافظ جمال اللہ فرزندان سید حافظ محمد برخوردار صاحبؒ کی تاریخیں صحیح درج ہوئی ہیں ۔

تذکرۂ نوشاہیہ میں صرف حضرت نوشہ گنج بخشؒ اور آپ کے دونوں نبیرگانِ موصوفؒ کی تاریخیں ہی درج ہیں ۔ ان تینوں کے سوا کسی بزرگ کی تاریخ اس میں تحریر نہیں ۔ مفتی صاحبؒ نے حضرت نوشہ صاحبؒ کے فرزندوں اور خلیفوں کے حالات تو تذکرہ نوشاہیہ میں سے نقل کئے ۔ اور تاریخیں محض اپنے قیاس اور تخمین سے درج کر دیں ۔ اور ان کو مستند بنانے کے واسطے تذکرہ نوشاہیہ کا حوالہ دے دیا ۔ حالانکہ تذکرہ میں ان تاریخوں کا نام تک نہیں ۔ کما لا یخفیٰ علی ارباب العلم و التحقیق ۔

اساتذہ کرام کا مقولہ ہے ۔ زلۃ العالِم زلۃ العالَم یعنی عالِم کی لغزش سارے جہان کی لغزش کا موجب ہوتی ہے ۔ یہی امر یہاں واقع ہوا ۔ مفتی صاحبؒ کے بعد جس مؤرخ نے کوئی کتاب لکھی ۔ چونکہ نوشاہی خاندان کے

مستند و معتبر تذکرے بوجہ قلمی اور نایاب ہونے کے اس کی نظر سے نہ گزرے
اس نے خزینۃ الاصفیاء کو ہی اپنا ماخذ اور چراغ راہ بنایا۔ اور اسی کی مندرجہ
تاریخوں کو اپنی کتاب میں بلا تحقیق درج کر دیا۔ اور انہیں کے اعتماد پر تذکرہ
نوشاہیہ کا حوالہ بھی بغیر ملاحظہ کئے دے دیا۔ چنانچہ کتب ذیل کے مصنفین
مفتی غلام سرور صاحب کے اقتدا و اتباع میں نوشاہیہ سلسلہ کے بزرگوں کی تاریخیں
لکھنے میں اسی غلطی کا شکار ہیں۔ مثلاً :-

۱۔ تحقیقات چشتی ۔ مولوی نور احمدؒ بیدل چشتی لاہوری
۲۔ تحفۃ الابرار (کلیات[1] جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ) مرزا آفتاب بیگ عرف محمد
نواب مرزا بیگ چشتی نظامی دہلوی۔
۳۔ حدیقۃ الاسرار فارسی قاضی امام بخشؒ جام پوری
۴۔ تذکرہ اولیائے ہند مرزا احمدؒ اختر گیرانوی
۵۔ تذکرۃ الفقراء " " "
۶۔ انیس الواصلین ترجمہ تذکرۃ الفقراء ۔ مولوی انیس احمد فاروقی نقشبندی شیرکوٹی۔
۷۔ گلشن مشاہیر[2]۔ مولوی نیاز علی خاں تاجر کتب امرتسر۔
۸۔ ہفتاد اولیاء شاہ شریف احمد مراد سہروردی
۹۔ پنجاب میں اردو۔ حافظ محمود شیرانی۔
۱۰۔ نور نہال[3] قادری۔ میاں محمد ابراہیم خاں اعوان

---

[1] سال تالیف ۱۳۲۳ھ۔
[2] سال تالیف ۱۳۰۹ھ۔
[3] سال تالیف ۱۹۱۰ء۔

۱۱۔ سبیل سلسبیل[۱] ۔ مولوی مقبول محمد جلالوی

۱۲۔ باغ اولیائے ہند (پنجابی منظوم) مولوی محمد الدین ساکن ڈیہڑورکاں (گوجرانوالہ)

۱۳۔ گلزارِ نوشاہی ۔ مرزا معظم بیگ بفرمائش سائیں جیون شاہ ۔ ساکن گوجرانوالہ

۱۴۔ سوانح شاہ محمد غوث ۔ پیر غلام دستگیر نامی لاہوری

۱۵۔ نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر[۲] (عربی) علامۃ الشریف عبد الحی بن فخر الدین الحسنی مدیر سابق ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

۱۶۔ تذکرہ صوفیائے پنجاب ۔ مولانا اعجاز الحق قدوسی ۔

۱۷۔ تاریخ سیالکوٹ ۔ ماسٹر رشید نیاز ۔ سیالکوٹی[۳] ۔

۱۸۔ سوانح عمری شاہ عبد الرحمٰن[۴] ۔ صاحبزادہ غلام مصطفٰے رحمانی بھڑیوالہ

۱۹۔ عرس اور میلے[۵] امان اللہ خاں آرمان سرحدی

۲۰۔ شجرہ شریف نوشاہی[۶] سید ابو الکمال غلام رسول شاہ صاحب برق نوشاہی ۔ سجادہ نشین ڈوگہ شریف (گجرات)

۲۱۔ ماہتاب پنجاب (مجدد الف) مندرجہ ماہنامہ قادری نوشاہی لاہور چوہدری سلطان علی ساکن چک دادن (گوجرانوالہ)

---

[۱] سال تالیف ۱۳۲۲ھ ۔

[۲] سال تصنیف ۱۳۴۳ھ اس میں سید محمد ہاشم دریادل رح کی تاریخ وفات غلط لکھی ہے ۔ باقی تاریخیں صحیح ہیں ۔ [۳] سال تالیف ۱۹۵۸ء ۔ [۴] سال تالیف ۱۹۵۰ء ۔

[۵] اس میں حضرت نوشہ صاحب اور سید محمد ہاشم دریادل اور شیخ پیر محمد سچیار کی تاریخیں صحیح ہیں ۔ باقی خلفائے نوشاہیہ کی سب تاریخیں غلط ہیں ۱۲ شرافت
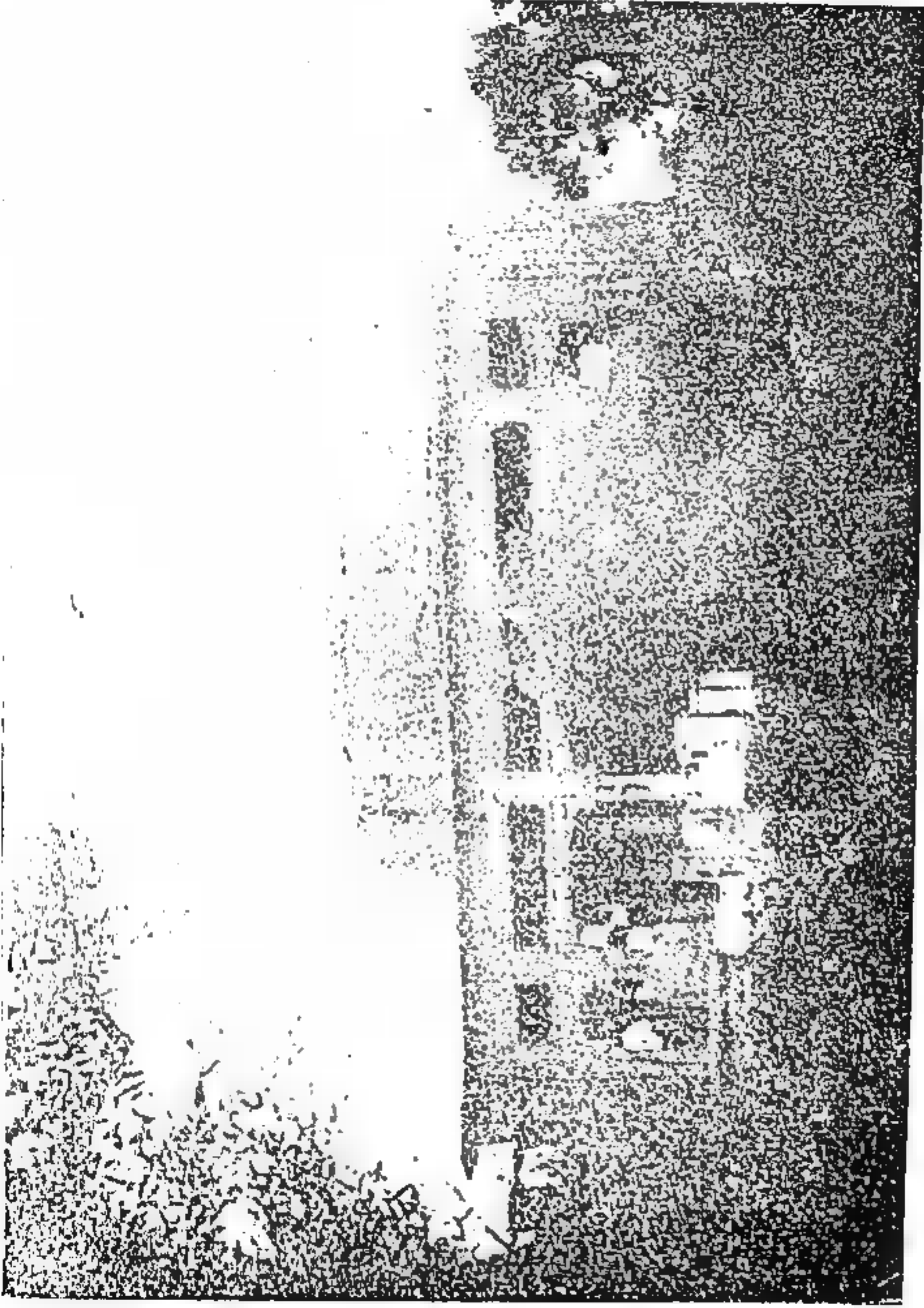
حضرت نوشہ گنج بخش رح کے روضۂ اقدس کی زیر تعمیر عمارت کا شرقی منظر
معہ مزارات فرزندان در سنہ ۱۳۷۶ھ

۲۲۔ ذکرِ خیر ساہنپال شریف۔ مندرجہ ماہنامہ "القادر نوشاہی گمٹالہ"
مولوی محمد حامد شاہ۔ ساکن گمٹالہ (گورداسپور)

ان کے علاوہ بھی کئی ایسے مؤرخین ہیں۔ جنہوں نے تاریخیں لکھنے میں غلطی کی ہے۔

فائدہ :۔

حضرت نوشہ صاحبؒ کی سوانح حیات بنام "تذکرۂ نوشاہِ عالی جاہ" مفصل زیرِ تالیف ہے۔ عنقریب مکمل ہو جائے گی۔

(شرافت)

حضرت سیّد حافظ محمد برخوردار صاحب بحر العشقؒ

آپ سلطان العارفین۔ بُرہان العاشقین۔ زبدۃ الاصفیا۔ قطب الاولیا۔ فخرِ خاندانِ قادریہ۔ افتخار سلسلہ نوشاہیہ۔ صاحبِ ولایت و سعادت و عشق و محبّت تھے۔

نام۔ نسب۔ خلافت۔ نیابت۔

آپ کا نام محمد برخوردار۔ کنیت ابو العنائت۔ لقب بحر العشق خطاب زندہ دل۔ مشہُور نام حافظ برخوردار تھا۔

آپ حضرت نوشہ گنج بخشؒ کے فرزند اکبر و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ والد بزرگوار نے اپنے تمام اکابر خلفا کے سامنے آپ کو دستار نیابت عطا کر کے اپنا ولی عہد اور سر حلقہ مشائخ مقرر[1] فرمایا۔

---

[1] زمانہ حاضرہ کے بعض مضمون نگار لوگ آپ کی مسلمہ اجماعی خلافت میں اختلاف ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لہذا چند کتابوں کی عبارتیں اس کے متعلق رکھی جاتی ہیں۔

۱۔ حضرت مرزا احمد بیگ لاہوریؒ مقامات حاجی بادشاہ المعروف رسالہ اعجازیہ میں لکھتے ہیں "حقیقت سجادگی ایشاں بریں منوال بودہ کہ حضرت شاہ صاحب بموجب التماس یاراں میاں برخوردار جیو فرزند کلاں را دستار نیابت عطا فرمودہ بودند۔

۲۔ حضرت علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہیؒ ثواقب المناقب میں لکھتے ہیں:۔
"ازاں جا کہ خلعت الصدق پیرانِ صبح نفس آفتاب شعار عالمگیری باشد"

۳۔ حضرت مولنا محمد اشرف فاروقی منچریؒ کنز الرحمت میں لکھتے ہیں:۔ ؎

عطا شد نیابت بہ پسر بزرگ ۔ نمودند تحسین یکبار سترگ

(باقی بر صفحہ ۴۳)

تحصیل علوم۔ فنِ کتابت۔ زُہد۔

آپ نے علم ظاہری کی تحصیل حضرت مولوی عبداللہ لاہوری رح صاحب کتاب انواع۔ اور آفتاب پنجاب حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی (متوفی ۱۰۶۸ھ) اور دیگر علمائے وقت سے کر کے سند فضیلت حاصل کی۔ قرآن مجید بھی حفظ کیا۔ فن کتابت میں یہاں تک کمال پایا کہ خوشنویسان وقت سے سبقت لے گئے۔ کنز الرحمت میں ہے۔ ؎

خطِ خوش نوشتے برادر کلاں ۔۔۔ کہ ننوشتہ ہرگز کسے آں چناں

آپ کا لکھا ہوا ایک جزو وزارت پناہ نواب سعداللہ خاں (متوفی ۱۰۶۶ھ) کی نظر سے گذرا۔ اُس نے بہزار کوشش درخواست کی۔ کہ اگر آپ شاہی دفتر میں دیوان ہونا قبول کرلیں تو میں آپ کو حضرت شاہ جہان بادشاہ کی طرف سے منصب ہزاری دلا دوں۔ لیکن آپ نے بحکم والد بزرگوار جواب دیا کہ ہم منصب دار خداوندی ہیں۔ اس لئے بندوں کے منصب کو نہیں چاہتے۔

(بقیہ صفحہ ۴۲) ۴۔ حضرت مفتی غلام سرور لاہوری خزینۃ الاصفیا جلد اول میں لکھتے ہیں "حافظ برخوردار قدس سرہ۔ فرزند عالی جاہ و خلیفہ حق آگاہ حاجی محمد نوشاہ بود"۔

۵۔ حضرت مولوی نور احمد چشتی لاہوری رح تحقیقات چشتی صفحہ ۲۲۹ میں لکھتے ہیں۔ "بعد وفات اول حافظ برخوردار سجادہ نشین ہوئے۔ ———— ۶۔ سید محمد حسن بن سید بنے شاہ صاحب نوشاہی ہاشمی ساکن رنمل شریف جو حضرت سید محمد ہاشم صاحب دریا دلی رح کی اولاد میں سے تھے۔ وہ اپنی کتاب تحائف اصفیا میں لکھتے ہیں کہ جب حضرت نوشہ صاحب رح نے اپنے بیٹے سید حافظ محمد برخوردار صاحب رح کو حضرت سخی بادشاہ کی توجہ سے مقام جذب و سکر سے عبور کروا کر مقام سلوک سے مشرف کرایا تو اُس وقت اُن کو لنگی اور دستار خلافت عطا فرمائی ؎

سکا رنی کی حبیب سے گی سب وقت ۔۔۔ ملی لنگی دستار تھی اُس وقت ۱۲ تمر ذنت

منصب قطبیّت ۔ غوثیّت

آپ محبوبِ بارگاہِ الٰہ ۔ حضرت سخی پادشاہ رحؒ کے خاص منظورِ نظر تھے۔ انہوں نے اپنی توجّہ سے آپ کو حضرت نوشہ صاحبؒ کے رتبہ پر پہنچا دیا۔ کنز الرحمت میں ہے۔ ؎

بفرمودِ حضرت سلیماں چنیں　　　که حاجی ز تو کم ندادم بایں

آپ اپنے والد بزرگوار کی طرح مرتبۂ غوثیّت پر فائز ہوئے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ نے آپ کے بہت زیادہ فضائل بیان فرمائے ہیں۔ آپ کو "منصبِ دارِ معبود" کے مقام سے خوشخبری دی۔ جس سے درجہ قطب الاقطاب مراد ہے۔ جیسا کہ امام ربّانی مجدّد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندیؒ (متوفی ۱۰۳۴ھ) اپنے مکتوبات شریف میں لکھتے ہیں "صاحب منصب صاحبِ علم ہے یعنی قطب الاقطاب صاحبِ علم ہے۔ اور شہروں کے اقطاب اُس کے اجزاء اور ہاتھ پاؤں کی طرح ہیں۔"

فضائل و کمالات ۔

آپ کے درجات ولایت و مقامات ہدایت و خوارق و کرامات و علو ہمّت خارج از حیطۂ بیان ہیں۔ حضرت نوشہ صاحب رحؒ نے آپ کے متعلق فرمایا ہے ۔

۱ ۔ "دلداری صادر و وارد ہمیں جگر گوشہ تعلق دارد و نگہبانی خاطر ہر نزدیک و دور ازیں نورِ دیدہ سر انجام مے پذیرد" (ثواقب المناقب)

ترجمہ:۔ ہر آنے جانے والے مہمان کی دلجوئی کرنا اسی لختِ جگر سے تعلق رکھتا

ہے۔ اور ہر قریب اور دُور کے رہنے والے دوستوں کے دل کی نگہبانی بھی اسی نورِ چشم سے سرانجام ہو سکتی ہے ۔

۲۔ نیز فرمایا ہے ۔ میں نے اسرارِ خداوندی میں سے ایک ایک سِرّ کا کچھ حصّہ اپنے خلیفوں پر ظاہر کیا ہے ۔ تو وہ ضبط نہیں کر سکے اور ھَا ھُوْ کے نعرے لگاتے ۔ اور اضطرابی حالت میں تڑپتے ہیں ۔ بخلاف ان کے ہزاراں ہزار اسرارِ الٰہیہ اپنے فرزندوں کے سینوں میں ڈال دئیے ہیں ۔ وہ اتنے پُرحوصلہ اور صاحب استعداد کمال ہیں کہ کبھی ظاہر تک نہیں کیا ۔ ان کے سینے "ارض اللہ واسعۃ" کا مصداق ہیں[1] ۔

معرفت کا خزانہ ملنا :۔

حضرت سخی بادشاہ کی توجّہ سے آپ پر عرفانِ الٰہی کا دروازہ کھل گیا ۔ اور معرفت کا خزانہ مل گیا ۔ حضرت نوشاہ عالی جاہ نے شکریہ کے طور پر فرمایا ۔؎

کہ فرزندِ ما نیز مقبول شد ۔۔۔ باو گنج عرفان موصول شد[2]

سخی بادشاہ کی بشارت :۔

حضرت شاہ بُدّان نوریؒ نے آپ کے متعلق بشارت دی اور بطور پیشگوئی فرمایا ۔ کہ یہ عزیز سالک ہوگا ۔ اور مقاماتِ ولایت سے واقف ہوگا ۔ اور جہان کو گمراہی سے نکال کر راہِ ہدایت پر لگائے گا ۔ یعنی

۱؎ تذکرۂ نوشاہیہ ۱۲

۲؎ گنج الرحمت صفحہ ۸۱ ۔ ۱۲

پیشوائے خلق ہوگا۔ ؎

براہِ سلوک آید و آگہی — جہاں را براہ آرد از گمرہی[1]

ادب واعتقاد۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے ادب واحترام کرنے میں سب یاروں سے سبقت لئے ہوئے تھے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ استغراقی حالت میں ہوتے تو آپ دست بستہ پاس مؤدبانہ کھڑے رہتے۔ جب ان کو افاقہ ہوتا۔ تو دیکھ کر فرماتے بیٹھ جاؤ۔ تب بیٹھتے۔ بغیر امر کے کوئی کلام نہ کرتے۔ اور تعمیل ارشاد میں ذرا بھی تاخیر نہ کرتے۔ ؎

چناں بود در اعتقاد و ادب — کہ بے امر سخنے نہ کردے نہ لب

بجز امر تنشستے ہرگز بجا — نہ برخاستے از مکاں بے رضا

شب و روز نوشہ بہ بحر شہود — بہر لحظہ در صحو و در محو بود

نشستے چو فرمودے اور انشیں — نمودے چو گفتے یکن ایں چنیں[2]

مدارالمہام ہونا۔

حضرت نوشہ گنج بخش رحمہ نے اپنی نیابت میں خانگی اور بیرونی تمام کاروبار آپ کے سپرد کئے ہوئے تھے۔ آنجناب کی موجودگی میں مکانات کی تعمیر آپ نے ہی کرائی اور مسجد نوشاہیہ کا اہتمام بھی آپ نے ہی کیا آپ مدار المہام اور مختار کار تھے۔ آپ قابلیت ولیاقت میں بالکل یگانہ و یکتا تھے ؎

یگانہ از و بود ہر کاروبار — ہم از جہد شاں گشت مسجد تیار

---

[1] ، [2] کنز الرحمت صہ ۸ ، ۱۲ ۔

چناں بود در کار شاں دسترس — کہ ہمزور ایشاں نشد ہیچکس[1]

قابلیت امور مشکلہ

ایک مرتبہ شاہ جہاں بادشاہ کو کابل جانے کا اتفاق ہوا۔ اُس نے حکم بھیجا کہ دریائے چناب پر کشتیوں کا پُل تیار کیا جائے۔ جب حضرت تیشہ صاحب نے یہ خبر سنی تو فرمایا کہ اگر بادشاہ۔ میرے بیٹے حافظ برخوردار کو یہ حکم بھیجتا۔ تو وہ ایک دن میں پُل تیار کرا دیتا۔ ؎

چو در گوش حضرت سید ایں امر — بفرمود گوید بہ پسرم اگر
نماید بیک روز پل را تیار — چناں بود او را تردد بکار[2]

سیف اللسان ہونا۔

آپ بڑے صاحب یمن و برکت تھے۔ آپ کی زبان سیف تھی۔ جو کچھ مُنہ سے فرماتے وہ پورا ہو جاتا۔ ؎

چناں بود ذاتش بہ برکت چناں — کہ بودش دہاں از قضا نا درا
بروں آمدے ہر چہ سخن از زباں — ز لطف الٰہی شدے ہمچناں[3]

حج کی سعادت پانا۔

قاضی امام بخش جام پوری نے کتاب حدیقۃ الاسرار میں آپ کا نام نامی "حاجی برخوردار" لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنے والد بزرگوار اور جد امجد کی طرح حج و زیارت کی سعادت سے بھی مشرف ہوئے۔

تصانیف:۔

آپ کی زبان مبارک سے ایک فارسی مناجات حضرت غوث الاعظم

---

[1] کنز الرحمت ۱۱ [2] و [3] کنز الرحمت ۱۲ شرافت

اور ایک پنجابی منظوم یادگار موجود ہیں۔ جن سے آپ کا عشق غوثیہ بدرجہ کمال ظاہر ہوتا ہے[1]۔

اولاد۔

آپ کے چھ فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سیّد عنایت اللہ زاہدؒ (متوفی سنہ ۱۱۴۰ھ) مقام صمدیّت ان پر مکشوف تھا۔ انہوں نے اولادِ نرینہ نہیں چھوڑی۔

۲۔ حضرت سید سعد اللہ حکیمؒ (متوفی سنہ ۱۱۲۵ھ) امراض جسمانی و رُوحانی کے طبیب تھے۔ ان کی اولاد بہت ہے اور مختلف مواضعات میں آباد ہے۔ ان میں سے

اس وقت سیّد غلام رسُول صاحب[2] ساہنپال شریف میں سکونت رکھتے ہیں۔ میری جدّہ محترمہ مرحُومہ کے حقیقی بھائی ہیں۔ چونسٹھ سال عمر ہے۔ منکسر المزاج متواضع ہیں۔ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ ان کا شجرہ یہ ہے:۔

ابن سید فضل الٰہی بن مولانا سیّد غلام قادر بن سیّد عبداللہ بن سیّد خیر اللہ بن سید فتح اللہ بن سید شاہ نظام بن سید سعد اللہ حکیمؒ۔

۳۔ حضرت سید رحمت اللہ عارفؒ (متوفی سنہ ۱۱۶۷ھ) صاحب جلالیّت و سبقت اللّسان تھے۔ ان کی اولاد کے افراد بہت ہیں۔ اُن میں سے

---

[1] دو لوہڑے، مناجاتیں اور دعائے کیمیائے سعادت کو جمع کر کے میں نے آپ کا رسالہ جوامع الاسرار مرتب کیا ہے۔

[2] وفات سنہ ۱۳۶۸ھ ۱۲ شرافت

اس وقت سیّد محمد عالم صاحب[1] سلمہ اللہ موضع بڑجن[2] علاقہ کس گماں۔ ضلع میرپور۔ ریاست جموں میں سجّادہ نشین ہیں۔ میری والدہ صاحبہ کے حقیقی ماموں زاد بھائی ہیں۔ اڑتالیس[۴۸] سال عمر ہے۔ کوہستانی علاقہ میں ان کا فیض عام ہے۔ ابن سید نظام الدّین بن سید شاہ نواز بن سیّد فضل الدین بن سیّد خدا بخش بن سید شاہ تقی بن سید رحمت اللہ عارفؒ۔

۴۔ حضرت سید نصرت اللہ محدّثؒ (متوفی ۱۱۰۷ھ) ان کی اولاد دو پشت پر جاکر ختم ہو گئی۔

۵۔ حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوانؒ (متوفی شب سہ شنبہ ۱۲ رجب ۱۱۳۷ھ) یہ اپنے وقت میں یگانۂ دوراں اور صاحب فیض کثیر تھے۔ ان کا سلسلہ فقر بے شمار ہے ان کی اولاد میں سے اس وقت سیّد محمد شریف بمقام ڈھل شریف متصل سرائے عالمگیر سجّادہ نشین ہیں۔ میرے حقیقی خالہ زاد بھائی ہیں۔ بتیس[۳۲] سال عمر ہے[3]۔ صاحب علم ہیں۔ سلمہ اللہ۔ ان کا نسب نامہ یہ ہے۔ ابن سید پیر محمد عالم بن سیّد پیر محمد مجذوب بن سید شمس الدین بن سید اللہ دتہ بن سید فتح الدّین بن سیّد محمد عظیم بن سیّد شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوانؒ۔

۶۔ حضرت سید حافظ جان اللہ فقیہ اعظمؒ ان کا ذکر آگے آئے گا۔

---

[1] وفات ۱۳۶۱ھ ۱۲

[2] اس وقت یہ علاقہ آزاد کشمیر میں ہے۔

[3] اس وقت بعمر ۵۲ سال نوشہ پور شریف میں سکونت پذیر ہیں ۱۲ شرافت

یارانِ طریقت۔

آپ کے چار یار خاص[۱] یہ تھے۔

۱۔ چوہدری ابوالخیر بن محبّ علی تارڑ، ساکن اگرویہ

۲۔ چوہدری عبدالوہاب بن محبّ علی تارڑ، " "

۳۔ چوہدری عنایت خاں بن بکھّا خاں تارڑ " "

۴۔ چوہدری ہیتم خاں بن شریف خاں تارڑ " "

وفات و مدفن۔

حضرت سید حافظ محمد برخوردار[۲] بحرالعشق رح کی وفات شریف بقول صاحب لطائف گل شاہی انوار کے دن پندرھویں ماہ ذیقعد ۱۰۹۳ھ مطابق ۵ نومبر ۱۶۸۲ء بعہدِ سلطنت سلطان اورنگ زیب عالمگیر ہوئی۔ مزار مبارک ساہنپال شریف۔ گورستان نوشاہیہ میں درگاہ عالیہ سے مشرقی جانب سنگ مرمر سے پختہ بنا ہوا ہے۔ مادۂ تاریخ "امام اعظم" ہے[۳]۔

---

[۱] سب بزرگوں کے خلفا تو بہت تھے۔ یہاں سب کی گنجائش نہیں۔ اسلئے حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی اتباع کی سنّت میں حضورؐ کے چار یاروں کے مطابق ہر ایک بزرگ کے صرف چار یار لکھ دیئے ہیں۔ ۱۲ [۲] آپ کی دو مستقل سوانحِ عمریاں بنام ارشادالاخیار۔ اور مقامات برخوردار یہ لکھی جا چکی ہیں۔ [۳] (ایک تاریخی غلطی کی تصحیح) شاہجہانی اور عالمگیری عہد میں چند بزرگ آپ کے ہم نام ہوئے ہیں۔ (۱) حافظ برخوردار بحرالعشق۔ یعنی صاحب ذکر ہذا۔ یہ سید علوی تھے۔ ان کے حالات رسالہ احمد بیگ تذکرۂ نوشاہیہ۔ ثواقب المناقب کنزالرحمت۔ خزینۃ الاصفیا، میں موجود ہیں۔ (۲) حافظ برخوردار۔ یہ موضع بچہ چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ کے قاضی زادوں سے تھے۔ پنجابی زبان کے مشہور شاعر تھے۔ (باقی برصفحہ ۵۱)

حضرت مولانا سیّد حافظ جمالُ اللہ صاحب فقیرِ اعظم رح

آپ سلطان الاولیا، دلیل الاتقیا۔ عارف ربانی۔ محبُوب یزدانی امام اہل شریعت۔ مقتدائے اصحاب طریقت۔ صاحب جذب و عشق و محبّت، وجد و سماع تھے۔

نام۔ ارادت۔ خلافت۔

آپ کا نام جمال اللہ۔ کنیت ابوالحیات۔ لقب فقیرِ اعظم صُوفی تھا۔ آپ سید الاخیار امام الابرار حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحرالعشق رح کے فرزندِ ارجمند اور مرید و خلیفۂ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ تمام فرزندوں

(بقیہ صفحہ ۵۰) قصّہ یوسف زلیخا۔ اور قصہ مرزا صاحباں اُنکی یادگار ہیں۔ اُن کا مزار بچہ چیچہ میں ہے۔ (۳) حافظ برخوردار۔ یہ قوم رانجھا سے تھے۔ ضلع سرگودھا کے ایک مشہور گاؤں وستی شاہاں والی میں سکُونت رکھتے تھے۔ یہ بھی شاعر تھے۔ پنجابی زبان میں فقہ حنفی کی کتاب انواع۔ اور ایک قِصّہ یُوسف زلیخا۔ ان کی تصانیف سے موجود ہیں۔ (۴) شیخ برخوردار گجراتی سنہ ۱۰۲۰ھ میں حاجی پور پٹنہ کی سیر کر کے بُرہان پور کو گئے۔ ان کا ذکر مولانا محمد غوثی بن شیخ حسن شطاری مندوی نے اپنی کتاب اذکار الابرار کے صفحہ ۵۷۲ پر لکھا ہے۔ (۵) حافظ برخوردار جن کا مزار چیتی ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ ان کی شاعری کا کوئی ثبوت نہیں۔ (۶) حافظ برخوردار۔ یہ موضع ٹاھیا نوالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں سکُونت رکھتے تھے۔ قرآن مجید کا درس دیتے اور سینکڑوں طلبا ان سے فائز المرام ہوتے۔ (۷) حافظ برخوردار۔ ان کا مزار جنڈیالہ شیر خاں ضلع شیخوپورہ میں گاؤں سے مشرقی جانب ہے۔ بلند گنبد ہے۔ حالات کا کچھ پتہ نہیں۔ (۸) میر سید برخوردار پسروری رح ان کا مزار پسرور ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ یہ سید تھے۔ ان کا ذکر مفتی علی الدّین (باقی بر صفحہ ۵۲)

میں سے آپ کے ساتھ والد بزرگوار کی کمال محبت تھی۔
آپ کی ولادت ۱۰۷۸ھ مطابق ۱۶۶۸ء میں ہوئی۔

تحصیل علوم۔ تدریس۔ وعظ۔

آپ نے پہلے اپنے والد ماجد سے قرآن مجید حفظ کیا۔ پھر موضع بُنجّہ چیچھہ میں جو بعہد سلاطین مغلیہ مرکز علوم تھا۔ حافظ مفتی شکر اللہ صاحبؒ اور مولانا مفتی محمد صدیق صاحبؒ سے علوم معقول و منقول حاصل کیے۔ مدت ستائیس سال کے بعد وہاں سے فارغ التحصیل ہو کر دستار فضیلت

(بقیہ حواشی ۵۱) لاہوری نے کتاب عبرت نامہ جلد دوم میں کیا ہے ——— ہمارے ایک معاصر مؤرخ ماسٹر رشید نیاز سیالکوٹی نے تاریخ سیالکوٹ میں موضع چیٹی والے حافظ برخوردار کا تذکرہ کیا ہے۔ چونکہ ان کا ذکر کسی کتاب میں درج نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے چار ہمنام بزرگوں کے حالات مخلوط کر کے ان کے نام چسپاں کر دئے ہیں۔ مثلاً۔

۱۔ تذکرہ تو چیٹی والے حافظ برخوردار کا کیا ہے قبر بھی چیٹی میں لکھی ہے۔

۲۔ شجرۂ نسب گلزار نوشاہی سے۔ اور کرامات اور فرزندوں کے نام خزینۃ الاصفیا سے لکھ دئیے ہیں جو حافظ برخوردار بحر العشق نوشاہی کے ہیں۔ جن کا مزار ساہنپال شریف میں ہے ؎

مزار شریفش بجاہ دیلال — بنزدیک نوشاہ در سہنپال

۳۔ اشعار پنجابی حافظ برخوردار رانجھا والے کے کلام سے لکھ دئیے ہیں۔

۴۔ قوم اُن کی رانجھا لکھ دی ہے۔ جو حافظ برخوردار دوستی شاہ قوالی کی قومیت ہے۔ ماسٹر صاحب نے یہ خیال نہیں کیا کہ جب حافظ صاحب کی قومیت رانجھا لکھ رہے ہیں۔ تو پھر شجرہ نسب علی المرتضےٰ تک کیسے ملا دیا ہے۔ رانجھا تو ایک الگ قوم ہے۔ جن کا علویوں سے کوئی تعلق نہیں۔

مورخ حضرات کو چاہیے کہ جو مضمون لکھا کریں تحقیق کر لیا کریں۔ ۱۲ سید شرافت

باندھی، اور دینی و دنیوی مقاصد حاصل کر کے واپس آ گئے۔ اور درگاہ نوشاہیہ میں مدرسہ کی بنا ڈالی۔ اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ علم حدیث و فقہ میں وہ کمال تھا۔ کہ علمائے وقت رشک کرتے تھے۔ وعظ و تقریر اس درجہ شیریں ہوتی تھی کہ سامعین پر حالت وجد طاری ہو جاتی تھی۔ فصاحت و بلاغت حد بیان سے باہر تھی۔ درس کے وقت بڑے لطیف نکات و معارف بیان فرماتے۔ آپ کو والدہ ماجدہ کی دعا تھی کہ تم ہر میدان میں مظفر و منصور رہو گے۔ چنانچہ ہر طرح کے علمی مناظروں اور مباحثوں میں آپ فتحیاب ہوتے۔ ایک مرتبہ حافظ یار محمد کنگرہ کے جنازہ پر علمائے علاقہ نے آپ سے مناظرہ کیا۔ آپ سب پر غالب آ گئے۔[2]

خرقہ تبرک۔ جذبہ۔ قطبیت۔

آپ نے اپنے والد بزرگوار سے خلافت کبرائے حاصل کر کے حضرت شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھرڑیوالہؒ سے بھی فیض باطنی پایا۔ اور خرقہ تبرک حاصل کیا۔ نسبت جذبہ و محبت انہیں کی توجہ سے غالب ہوئی۔ انہوں نے آپ کے حق میں فرمایا تھا کہ "تاثیر ایں صاحبزادہ خیلے سخت خواہد بود" یعنی اس صاحبزادہ کی تاثیر بہت سخت ہوا کرے گی چنانچہ آپ جب کسی پر نگاہ توجہ ڈالتے۔ وہ مست و مجذوب ہو جاتا۔[3] اپنے والد

---

[1] رسالہ احمد بیگ ۱۲ [2] ایضاً [3] تذکرہ نوشاہیہ ۱۲ شرافت۔

بزرگوار اور جدامجدؒ کی کمال تبعیت و وراثت سے آپ بھی درجہ قطبیت سے مشرف ہوئے۔ اور صاحب منصب تھے جیسا کہ تذکرہ نوشاہیہ سے ظاہر ہے۔

آپ کی دو مہریں تھیں، ایک کا سجع تھا "نوشہ حاجی جمال اللہ است" دوسری کا سجع تھا۔ "حافظ جمال اللہ"

فضائل۔ مجاہدہ۔ ریاضت۔

آپ علم تصوف و اشارات فقر میں استاد کامل و مکمل تھے۔ آپ فرمایا کرتے کہ "فقیروں کے مراتب و منازل میں اپنے ہاتھ میں چراغ کی طرح دیکھتا ہوں" مجاہدہ و ریاضت سے کبھی فارغ نہ ہوتے۔ سلطان الاذکار آپ کو جاری تھا۔[1] (تذکرہ)

اولاد۔

آپ کے دو فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سید ابو سعید صاحب مرتاضؒ (متوفی سنہ ۱۱۶۶ھ) اہل جذبہ و جلالیت تھے۔ ان کے دو لڑکے تھے جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔

۲۔ حضرت سید حافظ محمد حیات ربانیؒ ان کا ذکر آگے درج ہو گا۔

یاران طریقت۔ آپ کے چار یار خواص یہ تھے۔

۱؎ آپ کی تالیف حقائق الآثار کو میں نے مرتب کیا ہے ۱۲ سید شرافت

۱۔ حضرت میر احمد خاں فوجدارؒ گجرات۔

۲۔ حضرت شیخ داتا سیالکوٹیؒ

۳۔ چوہدری جمال خان بن ابوالخیر تارڑ ساکن اگرویہ۔

۴۔ چوہدری محمد امین بن عبدالوہاب تارڑ ساکن اگرویہ۔

وفات و تدفین

حضرت سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظمؒ[1] کی وفات بقول صاحب تذکرہ نوشاہیہ شب سہ شنبہ[2] بوقتِ نماز مغرب بارہویں ربیع الآخر ۱۱۴۲ھ مطابق اکتوبر ۱۷۲۹ء بعہد سلطنت محمد شاہ بادشاہ ہوئی۔ مزار مبارک ساہنپال شریف مقبرہ نوشاہیہ میں درگاہ عالیہ سے مغربی جانب چبوترہ پر پختہ بنا ہوا ہے[3]۔

مادۂ تاریخ "شیخ العالمین" ہے۔

---

[1] آپ کی سوانح حیات بنام معارف الجمال میں نے لکھی ہے۔ ۱۲

[2] تقویم ہجری و عیسوی شائع کردہ انجمن ترقی اردو پاکستان کے رو سے ۱۲ ربیع الآخر کو جمعہ کا دن ہوتا ہے۔ منگلوار کا دن ۹ یا ۱۶ تاریخ کو پڑتا ہے۔

[3] حضرت علامۃ الشریف عبدالحی بن فخر الدین الحسنی مدیر سابق ندوۃ العلماء لکھنؤ نے اپنی کتاب نزہۃ الخواطر و بہجۃ المسامع والنواظر (عربی) مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن ۱۳۷۴ھ کے الجزء السادس (یعنی جلد ششم) ردیف جیم ص۵۰ میں سید جمال اللہ صاحبؒ کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

(باقی حاشیہ صفحہ ۵۶)

حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات صاحب ربّانیؒ

آپ شمس المقربین۔ سراج السالکین۔ زبدۃ الاتقیا۔ خاتم الاولیا۔ بدر طریقت۔ ضیائے حقیقت۔ صاحب ذوق وشوق وعلم وعمل تھے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵)

۱۱۸

الشیخ جمال اللہ اللاهوری

الشیخ الفاضل جمال اللہ بن برخوردار بن محمد بن العلاء اللاهوری احد المشائخ القادریۃ کان شیخاً جلیلاً وقوداً عالماً صاحب کشوف وکرامات۔ مات فی ثانی عشر من ربیع الثانی سنۃ اثنین واربعین ومائۃ والف۔

شیخ فاضل جمال اللہ بن برخوردار بن محمد بن علاء الدین لاہوری۔ مشائخ قادریہ میں یگانہ تھے بڑے بزرگ جلیل القدر اور زبردست عالم۔ صاحب کشف وکرامات تھے بارہویں ربیع الثانی ۱۱۴۲ھ میں رحلت فرمائی۔

چونکہ دیار اور امصار بعیدہ اور ممالک دور دراز میں لاہور شہر کا نام مشہور ہے اس لیئے مورخین حضرات کا طریقہ ہے۔ کہ اضلاع قرب وجوار۔ اور مواضعات مضافات کو بھی لاہور میں ہی شامل کر دیتے ہیں۔ اور ان کا اصل نام بوجہ غیر مشہور ہونے کے نہیں لکھتے۔ اسی طریقہ کے مطابق صاحب نزھۃ الخواطر نے سید جمال اللہ صاحبؒ کو بجائے سامٹیال یا گجراتی لکھنے کے لاہوری لکھدیا ہے ۱۲۔

سید شرافت۔

نام۔ ارادت۔ خلافت۔

آپ کا نام محمد حیات۔ کنیت ابو الضیاء۔ لقب ربانی تھا۔
آپ شہباز پنجہ ید اللہ حضرت سید حافظ جمال اللہ صاحب غوث الاعظم کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ اپنے تمام برادران ہم جدی میں علم و فضل و معرفت میں لاثانی اور صاحب کمالات ظاہری و باطنی تھے۔

تحصیل علوم۔ خرقہ تبرک۔ سیاحت۔

آپ نے علوم ظاہری کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے کی۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ تصوف۔ اور طب میں کمال حاصل کیا۔ سلوک قادریہ پورا کر کے والد ماجد سے خلافت حاصل کی۔ نیز اپنے عم بزرگ حضرت شاہ عصمت اللہ صاحب حمزہ پہلوانؒ سے خرقہ تبرک پایا۔ فن کتابت نسخ و نستعلیق میں بھی خاص مہارت رکھتے تھے۔ آپ نے دُور دُور تک سیاحت کی شاہجہان آباد میں بھی پہنچے۔ وہاں کے بزرگوں اور مشائخ سے ملاقاتیں کیں۔ اور وہاں کے لوگوں کو فیض نوشاہی سے مستفیض فرمایا۔ حضرت خواجہ فخر الدین فخر جہان چشتی دہلویؒ (متوفی ۱۱۹۹ھ) سے بھی ملاقات کی۔

فیاضی۔ ولایت۔ تدریس۔

آپ نہایت فیاض۔ غریب پرور۔ مسکین نواز تھے۔ آپ کا

دروازہ ارباب حاجت کے لئے ہر وقت مفتوح رہتا۔ ایک مرتبہ موضع اگروریہ کا ایک آدمی قتل کے جرم میں ماخوذ ہوا۔ چونکہ اُس کے عیال و اطفال خورد سال تھے۔ آپ نے ازراہ غریب نوازی ایک ہزار روپیہ اُس کا خون بہا ادا کر کے اُس کا جرم اُس کے وارثوں سے بخشوا لیا۔ آپ اجابت دعا۔ اور کشف و کرامت میں منصب عالی رکھتے تھے۔ مشائخ معاصرین نے آپ کے سکہ ولایت کو تسلیم کیا ہوا تھا۔ اپنے والد ماجد کے بعد مدرسہ نوشاہیہ کے مدرس اعلیٰ آپ ہی تھے۔ علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم سے اکثر مخلوق کو نوازا۔ آپ کے زمانہ سجادگی و خلافت میں ۱۲۸۸ھ میں حضرت نوشاہ عالیجاہؒ کا مزار شریف دوسری جگہ منتقل ہوا۔

تصانیف۔

سلسلہ تدریس اور حلقہ شغل باطنی کے علاوہ آپ تالیف و تصنیف میں بھی کچھ وقت صرف فرماتے تھے۔ چنانچہ چند تصانیف کے نام یہ ہیں۔ جو سب فارسی میں ہیں۔

۱۔ تذکرہ نوشاہیہ۔ اس کتاب میں آپ نے حضرت نوشہ صاحب اور اُن کے مشائخ۔ اور ان کی اولاد اور خلیفوں کے مستند حالات جمع کئے ہیں۔ ۱۲۷۶ھ میں اس کو تصنیف کیا۔

۲۔ مجمع اللطائف۔ اِس کتاب میں رموز و نکات تصوف بطور

سوال وجواب درج فرماتے ہیں۔

۳۔ شرح اسماءِ اربعین۔ اس کتاب میں خدا تعالے کے چالیس[۲] ناموں کی عمدہ شرح کی ہے۔

۴۔ رسالہ سماع۔ اس[۱] میں حدیث وفقہ کی رُو سے سماع کا جواز ثابت کیا ہے۔

آپ کی مُہر کا سجع یہ تھا۔ "محمد حیات جمالی اللہ است"

اولاد۔

آپ کے چار فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سید حافظ نور اللہ صاحب فرشتہ صفات رح ان کا ذکر جمیل آگے آئے گا۔

۲۔ حضرت سید ضیاء اللہ صاحب رسول نگری رح (متوفی سوموار ۱۹ ربیع الآخر ۱۲۳۲ھ) پابند شریعت اہل علم وتقوے تھے۔ ان کی اولاد بہت ہے۔ ان میں سے اس وقت سید حسن عالم[۱] صاحب قصبہ رسول نگر ضلع گوجرانوالہ میں سجادہ نشین ہیں۔ صاحب حلم وفقر ودانش محتشم بزرگ ہیں۔ ستاسٹھ سال عمر ہے۔ سلمہ اللہ تعالے سلسلہ نسب یہ ہے۔ ابن سید عمر بخش[۲]

---

[۱] آپ کی تصنیف سے مناجات بدرگاہ الٰہی منظوم۔ مناجات بدرگاہ نبوی۔ وذات نامہ نبوی فریاد نامہ بجناب غوث الاعظم۔ مناجات نوشہ صاحب۔ فالنامہ منظوم اور دیگر تحریرات کو میں نے بنام "مجموعہ اذکار حسب" مرتب کر دیا ہے۔ [۲] وفات جمعرات ۱۲ محرم ۱۲۶۱ھ مدفون گرنٹیاں نوشاہیہ ۱۲ [۳] سید عمر بخش صاحب کی تصنیف سے مناقب نوشاہیہ۔ آپ بیتی۔ رسالہ نوشیہ گدا پنجابی منظوم موجود ہیں ۱۲ شرافت۔

بن سید محمد بخش بن سید ضیاء اللہ صاحب رسولنگری رح

۳- حضرت سید مراد اللہ صاحب رح- لاولد فوت ہوتے۔

۴- حضرت سید عباد اللہ صاحب رح لاولد انتقال کیا۔

یاران طریقت۔

آپ کے چار احباب خاص یہ تھے۔

۱- حضرت شیخ عبدالرحمٰن دہلوی رح

۲- چوہدری برخوردار بن جمال خان تارڑ۔ ساکن اگرویہ۔

۳- چوہدری محمد باقر بن محمد امین تارڑ۔ ساکن اگرویہ۔

۴- چوہدری اختیار خاں بن گل محمد تارڑ۔ ساکن اگرویہ

وفات ۔ مدفن

حضرت سید حافظ محمد حیات صاحب[1] ربانی کی وفات حسب تحریر صاحب مناقبات نوشاہیہ جو انہوں نے حاشیہ کنز الرحمت پر کی ہے ۱۱۲۳ھ مطابق ۱۷۱۶ء میں بعہد عزیز الدین عالمگیر ثانی بن جہاندار شاہ ہوئی۔ مزار مبارک ساہنپال شریف۔ مقبرہ نوشاہیہ میں اپنے والد بزرگوار کے پاس غربی رُخ بنا ہوا ہے۔ رحمتہ اللہ علیہ مادہ تاریخ "پاک نظر" ہے۔

---

[1] آپ کی سوانح عمری بنام حیات ربانی میں نے مفصل لکھی ہے ۱۲ شرافت

[illegible]

عکس تحریر حضرت سید حافظ محمد حیات صاحب ربانی رح

مصنف کتاب تذکرہ نوشاہیہ مکتوبہ ۱۱۳۶ھ

حضرت مولانا سید حافظ نور اللہ صاحب فرشتہ صفات رحمۃ اللہ علیہ

آپ قبلۃ الصادقین۔ کعبۃ المتقین۔ عاشق ذات خدا۔ محبوب حضرت کبریا۔ عمدۃ العلماء۔ زبدۃ الفضلا۔ امام جہان۔ قطب زمان صاحب زہد و تقوےٰ و ورع و خوارق و کرامات تھے۔

نام۔ نسب۔

آپ کا نام نور اللہ۔ کنیت ابو احمد۔ لقب فرشتہ صفات۔ قاضی القضاۃ تھا۔ آپ مخزن البرکات حضرت سید حافظ محمد حیات صاحب ربانی رح کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔ ولایت و نجابت و علم موروثی رکھتے تھے۔ آپ کی ولادت بروز سہ شنبہ ۱۹ جمادی الآخرۃ ۱۱۴۷ھ مطابق ۵ نومبر ۱۷۳۴ء میں ہوئی۔ (روضۃ الازکیا)

تحصیل علوم۔ وعظ۔ منصب قضا۔

آپ نے تحصیل علوم ظاہری اپنے والد بزرگوار۔ اور دوسرے اساتذہ سے کی۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ معقول و منقول ازبر کیا۔ تفسیر و حدیث و فقہ میں بلند پایہ رکھتے تھے۔ واعظ و مقرر خوش بیان تھے بوقت وعظ حاضرین کو رقت قلب اور وجد ہوا کرتا تھا۔ آپ کا علوم شرعیہ میں بے مثل ہونا۔ اس بات سے بخوبی ظاہر ہے

کہ چوہدری غلام محمد[1] بن پیر محمد چیٹھہ (متوفی ۱۲۰۳ھ) رئیس اعظم منچر چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ نے جو زمانہ طوائف الملوکی میں اپنے تمام علاقہ کا حدود ملتان تک خود مختار حاکم تھا۔ اپنے زیر حکومت علاقہ میں سے ستر علما منتخب کئے ہوئے تھے۔ اور ستر میں سے چار۔ اور چار میں سے ایک حضور پر نور بعہدۂ قاضی القضات مقرر تھے۔ آپ نے اپنا جائے قیام اور دارالافتا قصبہ رسولنگر میں رکھا تھا۔ تمام ملک میں آپ کا فتویٰ مقبول تھا۔

بیعت۔ خلافت۔ خرقہ تبرک۔ کشف۔

آپ نے بیعت طریقت اپنے والد بزرگوار سے کی۔ اور مقامات سلوک طے کرنے کے بعد خلافت و اجازت حاصل کی۔ نیز اپنے عم بزرگ حضرت سید ابو سعید مرتاضؒ سے خرقہ تبرک حاصل کیا۔ مراتب توحید میں درجہ کمال رکھتے تھے۔ کشف قبور۔ کشف قلوب۔ کشف ملکوت آپ کو بدرجہ اتم حاصل تھا۔

سکھ حاکموں کی آپ سے عقیدت۔

چوہدری غلام محمد چیٹھہؒ کی شہادت کے بعد اس علاقہ پر سکھوں کا قبضہ ہوگیا۔ وہ بھی آپ سے نہایت عقیدت رکھتے تھے۔ ایک نائی غلہ فصل بفصل۔ اور کچھ روزینہ بھی آپ کو دیا کرتے تھے۔ اور فقیر

---

[1] چوہدری غلام محمد کی حکومت کا تذکرہ مخزن پنجاب۔ تاریخ پنجاب۔ عمدۃ التواریخ وغیرہ کتابوں میں موجود ہے۔ ۲۔ شرافت

سید عزیز الدین رضا لاہوری رح (متوفی ۱۲۶۰ھ) جو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وزیر اعظم تھے۔ مع اپنے دوسرے بھائیوں کے آپ کے کمال معتقد تھے[1]۔ اور آپ سے سلسلہ مراسلت جاری رکھتے تھے۔

فضائل۔ مناقب۔

آپ کے تصرفات عجیب و غریب تھے۔ کرامت کا ظہور آپ کی نظر تجلی اثر کا ادنی کرشمہ تھا۔ ایک مرتبہ اپنے صاحبزادہ سید حافظ الٰہی بخش صاحب رح کو ملک الموت کا دیدار کروایا۔ آپ قوی الجذبہ مستقیم الاحوال تھے۔ تصوف و حقائق میں آپ کا کلام عالی تھا۔ آپ کا ارشاد ہے۔ "ہمارے جسم ہماری روحیں ہیں۔ اور ہماری روحیں ہمارے جسم ہیں۔"

تصانیف۔

آپ کی متعدد تصنیفیں ہیں۔

۱۔ انشائے نور اللہ فارسی۔ فن ادب و انشا پردازی میں بہترین کتاب ہے۔ اس میں خط و کتابت کے طریقے درج ہیں۔

۲۔ مصطلحات الصوفیہ فارسی۔ اس میں آپ نے اصطلاحات فقرا کی تشریح کی ہے۔

---

[1] فقیر سید عزیز الدین رضا رح کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک کتبہ میرے کتب خانہ میں موجود ہے جو ان کی مہر سے مزین ہے۔ مہر کا سجع یہ ہے۔ رضا رم اللہ فر العزیز الدین رضا الٰہی صاحب کے بڑ شناس تھے۔ بعض جگہ رضا لکھتے ہیں۔ اور بعض جگہ آزاد ۔ ۱۲ اشرف الٰہی

۴۔ نور الفتاویٰ۔ المعروف فتاویٰ نوشاہیہ عربی۔ اس میں کتب معتبرہ فقہ حنفیہ سے مسائل منتخب کر کے لکھے ہیں۔ یہ اُس زمانہ کی تصنیف ہے۔ جب آپ مفتی رسول نگر تھے۔

اولاد۔

آپ کے دو۲ فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سید حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حقؒ۔ ان کا ذکر آگے ہوگا۔

۲۔ حضرت سید خدا بخش صاحبؒ (متوفی ۱۲۶۶ھ) اہلِ تصرفات قویہ تھے۔ ان کی اولاد میں سے چند افراد موجود ہیں۔ ان میں سے سید کرم حیات صاحب[1] موضع چنبھل ضلع شیخوپورہ میں اس وقت سجادہ نشین ہیں۔ فقیر دوست صاحب تاثیر ہیں۔ انتالیس ۳۹ سال عمر ہے۔ سلسلہ اللہ تعالےٰ شجرہ یہ ہے۔ ابن سید غلام حسین بن سید نور احمد بن سید خدا بخش

یارانِ طریقت۔

آپ کے چار خاص اصحاب یہ تھے۔

۱۔ حضرت مولانا سید غلام قادر بن سید عبد اللہ صاحب برخورداری ساہنپالوی (متوفی ۱۳۰۲ھ)

۲۔ حضرت حکیم مولانا شیخ احمد صاحب فاروقی رسولنگریؒ۔ (متوفی ۱۲۴۳ھ)

---

[1] وفات پنجشنبہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ مدفون چنبھل ۱۲ شرافت

۳۔ چوہدری غازی خاں بن محمد یار تارڑ ساہنپالوی (متوفی ۱۲۸۲ھ)
۴۔ چوہدری حافظ فیض بخش بن دریام خاں تارڑ ساکن اگردیہ۔

وفات۔ مدفن۔

حضرت سید حافظ نور اللہ صاحب[1] فرشتہ صفات کی وفات بقول صاحب روضۃ الذکیہ بروز جمعہ ششم ماہ صفر ۱۲۲۹ھ مطابق ۲۸ جنوری ۱۸۱۴ء میں بعہد محمد اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم بادشاہ ہوئی۔ مزار مبارک ساہنپال شریف۔ مقبرہ نوشاہیہ میں اپنے والد بزرگوار کے پاس غربی رخ پختہ بنا ہوا ہے۔ "شیخ شہید" مادۂ تاریخ ہے۔

---

[1] آپ کی ایک سوانح حیات بنام صحیفۂ نور میں نے لکھی ہے ۱۲ شرافت

حضرت مولانا سیّد حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حق رحمۃ اللہ علیہ

آپ امام العابدین۔ رئیس العارفین۔ قبلۂ قبلہ پرستان۔ کعبۂ کعبہ شناسان۔ شاہسوار عرصہ احدیت۔ جانباز میدان محبت۔ عالم صوری محقق معنوی۔ صاحب جذب و وجد و سماع تھے۔

نام۔ نسب۔

آپ کا نام الٰہی بخش۔ کنیت ابوالفیض۔ لقب مظہر حق تھا۔ آپ مقبول بارگاہ الٰہ۔ حضرت سیّد حافظ نور اللہ صاحب فرشتہ صفات مفتی رسولنگر رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

آپ کی ولادت ۱۱۸۲ھ مطابق ۱۷۶۸ء میں ہوئی۔

تحصیل علوم۔ بیعت۔ خلافت۔ ولایت۔

آپ نے علوم ظاہری کی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے پائی۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ علم طب میں بھی جالینوس وقت ہوتے۔ جسمانی اور روحانی امراض کے بیمار آپ سے شفا پاتے تھے۔

آپ نے اپنے والد بزرگوار سے بیعت کر کے سلوک قادریہ پورا کیا۔ اور خلافت کبریٰ سے پائی۔ نیز حضرت سید فتح الدین صاحب برخوردار ی ڈھلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶ صفر ۱۲۲۷ھ) کے فیض صحبت سے

مستفیض ہوئے۔ اور خرقہ تبرک حاصل کیا۔ کمالات ولایت آپ
کو پورے طور پر حاصل تھے۔ آپ کا دربار فیض آثار، مہبط انوار الٰہی
تھا۔ طالبانِ حق جوق در جوق آتے تھے۔ اور فیوضات دارین حاصل
کرکے جاتے تھے۔

خوارق۔ تصرفات۔

آپ کے خوارق و کرامات بے انتہا ہیں۔ اجابت دعا۔ و تصرفات
میں آپ کا مرتبہ عالی تھا۔ آپ کی زبان ناطق حقیقت تھی۔ جو کچھ منہ
سے نکلتا وہی ہو جاتا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ والی پنجاب (متوفی ۱۲۵۵ھ)
آپ کے کمالات سن کر زیارت کو آیا۔ اور سرکاری دھرم ارتھ
یعنی بیت المال سے آپ کا روزینہ مقرر کر گیا۔

حضرت شیخ کبیر شاہ قادری رح (متوفی ۱۲۸۱ھ) ساکن دیبانوالی
ضلع گوجرانوالہ جو حضرت میاں میر صاحب لاہوریؒ (متوفی ۱۰۴۵ھ)
کے سلسلہ فقر میں ایک مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ وہ آپ کی دعا
سے ہی تولد ہوئے تھے۔ اور جو کچھ ان کو ملا۔ آپ کی توجہات
سے ملا۔

خصائل حمیدہ۔

آپ بڑے مہمان نواز۔ غریب پرور۔ فیض رسان تھے یتیموں
اور مسکینوں کی امداد کیا کرتے۔ آپ کا دروازہ مرجع حاجتمنداں
تھا۔ آپ کے زمانہ خلافت یعنی سنہ ۱۱۳۸ھ میں حضرت نوشہ صاحب رح

کا مزار شریف تیسری جگہ منتقل ہوا۔

تصانیف۔

آپ کی تالیف سے ایک قلمی بیاض[1] موجود ہے۔ جس میں شاعروں کے کلام کا انتخاب اور تواریخ بزرگان اہل بیت نبی وغیرہ مفید مضامین درج ہیں۔

اولاد۔

آپ کے تین فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سید حافظ فضل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی رح۔ ان کا ذکر خیر آگے آئے گا۔

۲۔ حضرت سید غلام احمد المعروف پیر بوٹے شاہ صاحب رح (متوفی شب دوشنبہ ۱۱ رجب ۱۳۱۰ھ) بڑے مدبر و لائق بارعب درویش تھے۔ ان کی اولاد کافی ہے۔ ان کے حقیقی بیٹوں میں سے چھوٹے صاحبزادہ سید علی احمد صاحب بعمر ستر سال اس وقت ساہنپال شریف میں موجود ہیں۔ فقیر ان سے گفتگو کیا کرتے ہیں۔ سلمہ اللہ۔

۳۔ حضرت سید فیض احمد المعروف پیر مکھن شاہ صاحب لاہوری رح (متوفی بدھوار ۱۹ شعبان ۱۳۳۲ھ) صاحب برکات وافرہ وفیوض

---

[1] یہ بیاض بلحاظ مضامین ابواب و فصول پر مرتب کر کے میں نے بنام الروضۃ الزکیہ فی حقایق العلیہ جمع کر دیا ہے ۱۲ سنہ وفات مرحوم ۴ محرم [illegible] ۱۲

متکاثرہ تھے۔ لاہور کی تعلیمات ان کے سپرد تھی۔ جبکہ حضرت سید نوشہ صاحبؒ لاہور چلے گئے تھے۔ اپنے عہد میں یگانہ دانشمند تھے۔ ان کی اولاد لاہور میں سکونت گزین ہے۔ دنیوی حیثیت میں باثروت و صاحب اقتدار ہے۔ ان کے حقیقی بیٹوں میں سے فرزند اوسط سید درصل حق[1] صاحب آجکل لاہور میں سجادہ نشین ہیں۔ فقیر صدیق درویش سیرت ہیں عمر تقریباً ۷۰ سال عمر ہے۔ سلمہ اللہ۔

یارانِ طریقت

آپ کے خواص احباب اولیہ یہ تھے۔

۱۔ حضرت شیخ کلیم اللہ مجذوب گجراتیؒ
۲۔ حضرت شیخ محمد بخش گھمن ساکن کوٹلی شہانی متصل جلال پور جٹاں
۳۔ حضرت مولوی برخوردار صاحب نبیؒ وارث کوٹیؒ
۴۔ حضرت مولوی محمد غوث دین حافظ آباد وزیر آبادیؒ

وفات۔ مدفن

حضرت سید حافظ الٰہی بخش[2] صاحب مظہر حقؒ تلاوت قرآن مجید کرتے ہوئے جبکہ یہ آیت شریف پڑھ رہے تھے۔ کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ

---

[1] وفات ۱۴ رجب ۱۳۶۳ھ

[2] آپ کی مکمل سوانح عمری بنام کلید بخشش میں نے لکھی ہے۔ ۱۲ اشرافت

تو جان بحق ہوئے۔ بروز ہفتہ[1] وقت نماز ظہر ساتویں رمضان المبارک ۱۲۵۳ھ مطابق دسمبر ۱۸۳۷ء عہد بہادر شاہ ثانی بن اکبر شاہ ثانی تھا۔ مزار مبارک ساہنپال شریف مقبرہ نوشاہیہ میں اپنے والد بزرگوار کے پاس غربی رُخ پختہ بنا ہوا ہے مادہ تاریخ وصال "مظہر حق" ہے۔

---

[1] تذکرہ [illegible] کی بیعت اس دنیا [illegible] پر [illegible] مگر آپ کے بیٹے حضرت نوشاہ ثانی [illegible] آپ کے پڑوتے سید حافظ محمد شاہ صاحب [illegible] ہفتہ ۷ رمضان ۱۲۵۳ھ لکھا ہے ۱۲ شرافت۔

حضرت مولانا سید حافظ قُلِ احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانیؒ

آپ پیشوائے سالکین۔ راہنمائے طالبین۔ نقاوۂ دودمان مصطفوی سلالۂ خاندان مرتضوی۔ عارف ربانی۔ محبوب یزدانی۔ مطلوب سبحانی۔ نوشاہِ ثانی۔ قطب دَوران غوث زمان تھے۔ زہد و تقدس و علم و حلم و معرفت میں شان بلند رکھتے تھے۔

نام۔ نسب

آپ کا نام قُلِ[۱] احمد۔ کنیت ابوالامین۔ لقب پاکذات۔ خطاب نوشاہِ ثانی فخرالاولیاء تھا۔

آپ سعادت نقش حضرت سید حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حق کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

آپ کی ولادت ۱۲۱۲ھ مطابق ۱۷۹۷ء میں ہوئی۔

بشارت غیبی۔ ارشادِ سلیمانیہ۔

آپ کے والد بزرگوار بھلوال شریف جا کر مزار حضرت سخی شاہ سلیمان نوریؒ پر مراقب ہوئے۔ تو انہوں نے بعالم مثال جلوہ گر ہو کر ان کو بشارت دی کہ اللہ تعالےٰ تم کو فرزند نرینہ عطا فرمائے گا۔ جو مرتبہ میں نوشاہِ ثانی اور قطب ربانی ہو گا۔ بلکہ شانوں سے پکڑ

[۱] قُل کی زبان میں غلام کو کہتے ہیں۔ قُلِ احمد کا مطلب غلام احمد ۱۲ منہ رافت

کہ آپ کی صورت بھی دکھا دی۔ چنانچہ حضور جب پیدا ہوئے تھے تو آپ کے کتفین کے درمیان پنجہ مبارک سلیمانیہ کا نشان موجود تھا اور تمام عمر ظاہر رہا۔ خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر نبوت کی وراثت میں آپ کو مہر ولایت عطا ہوئی۔ جو بالفاظ دیگر مہر سلیمانی یا تمغہ سلیمانی کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔

تحصیل علوم۔ بیعت۔ خلافت

آپ نے علوم ظاہری کی تحصیل اپنے جد امجدؒ اور والد اکرمؒ سے۔ اور حضرت مولانا سید غلام قادر بن سید عبد اللہ صاحب برخورداریؒ سے کی۔ چند سے علم موضع چکری میں اپنے جد بادری سے بھی حاصل کیا۔ قرآن مجید حفظ کیا۔ فن کتابت نسخ اور نستعلیق سیکھا۔ آپ کی بیعت اپنے جد بزرگوار حضرت سید حافظ نور احمد صاحب فرشتہ صفاتؒ سے تھی۔ تربیت و تکمیل اپنے والد ماجد سے پائی۔ دونو بزرگوں سے آپ کو خلافت و اجازت حاصل تھی۔ حضرت شیخ بڈھا بن شیخ فیض بخش سلیمانی سجادہ نشین بھلوال شریف (متوفی ۱۲۴۲ھ) کی دعائے باصفا سے آپ پر علوم لدنی کے دروازے کھل گئے۔

نوشہیت۔ غوثیت۔ قطبیت۔ تصرفات۔

آپ حضرت سخی بادشاہؒ کی روحانیت سے بھی بطور اویسی مستفیض ہوئے۔ اور آپ کو نوشاہ ثانی یا دوم نوشہ کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ

کو زیر سایہ نوشاہی مرتبہ غوثیت و قطبیت موصول ہوا۔ آپ کے تصرفات و مکاشفات قوی تھے۔ طبقۂ علماء خصوصاً آپ کا معتقد و مرید تھا۔ کرامات کا احصاء اندازہ قلم سے باہر ہے۔ آپ کو بھی حکومت خالصہ کی طرف سے روزینہ ملتا تھا۔ اور کچھ رقبہ زمین بھی بطور عطیہ ملا تھا۔

آپ کے زمانہ خلافت میں ۱۲۵۸ھ میں حضرت نوشہ صاحب رح کا روضہ شریف پالکی کی طرز پر تعمیر ہوا۔

تصانیف۔

آپ کے معمولہ وظائف و عملیات میں سے ایک جگہ کتابی صورت میں بنام بستان الاوراد جمع کر دیئے ہیں۔ آپ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی قلمی کتابیں۔ عربی۔ فارسی۔ جو علوم تفسیر۔ فقہ۔ فرائض۔ قصص۔ ادب۔ اخلاق پر مشتمل ہیں۔ کافی تعداد میں میرے کتب خانہ میں موجود ہیں۔

آپ کی مہر کا سجع تھا۔ "گل احمد متورست ز نور اللہ"

اولاد۔

آپ کے ۲ فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سید محمد امین صاحب مختار السالکین رح ان کا ذکر آگے

لہ آپ کے لکھے ہوئے مضامین متفرقہ جو کتابوں کے حاشیوں یا متفرق اوراق وغیرہ پر تھے۔ وہ جمع کر کے میں نے آپ کی دو کتابیں ثمرات الافکار۔ اور وسائط العلوم نام مرتب کر دی ہیں ۱۲

آسنے گا۔

۲۔ حضرت سید محمد شفیع صاحبؒ (متوفی ۱۹ ر جمادی الآخر ۱۳۱۱ھ) صاحب علم و حلم بڑے متواضع و منکسر المزاج تھے۔ ان کے فرزند سید شبیر علی[له] صاحب اس وقت بعمر تریسٹھ[۶۳] سال۔ زندہ موجود ہیں۔ ساہنپال شریف میں سکونت رکھتے ہیں۔ صاحب علم و فقر ہیں لباس درویشانہ زیب تن رکھتے ہیں۔ حاضر جواب۔ دقیقہ شناس ہیں۔ سلمہ اللہ۔

یارانِ طریقت۔

آپ کے چار یار اکابر یہ تھے۔

۱۔ حضرت مولانا غلام قادر شاہی بن مولانا شیخ احمد صاحب فاروقی ساکن رسولنگر۔ (متوفی ۱۲۹۹ھ)

۲۔ حضرت مولوی شیخ فیض رسول بن مولوی غلام نبی صاحب فاروقی ساکن لدھیوالہ چیمہ (متوفی دوشنبہ ۱۶ ر شعبان ۱۲۹۹ھ)

۳۔ حضرت مولوی حکیم کرم الٰہی بن مولوی غلام نبی صاحب فاروقی ساکن بیگووالہ (متوفی اتوار ۱۲ ر ذیقعد ۱۳۲۱ھ)

۴۔ حضرت شیخ سکندر شاہ صاحب جوگی ساکن نور پور چاہلاں۔ (متوفی ہفتہ ۳۰ محرم ۱۳۰۶ھ)

له وفات اتوار ۲۲ ر شعبان ۱۳۸۰ھ ۱۲

وفات۔ مدفن

حضرت سید حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانیؒ کی وفات بقول صاحب کتاب الفوائد شب سہ شنبہ وقت نماز تہجد تیئیسویں[۲۳] ربیع الآخر ۱۲۸۶ھ مطابق ۳ ر اگست ۱۸۶۹ء میں ہوئی۔ دوسرے روز دفن ہوئے۔ مزار مبارک ساہنپال شریف مقبرہ نوشاہیہ میں اپنے والد بزرگوار کے قدموں میں یعنی جنوبی طرف پختہ بنا ہوا ہے[۱]

مادہ تاریخ "فروغ" ہے

---

[۱] آپ کی سوانح حیات بنام نوشہ زماں میں سے بذیل لکھی ہے۔ ۱۲۸۰ عثر افت

حضرت مولانا سید محمد امین صاحب مختار السالکینؒ

آپ مقبول درگاہ رب العالمین۔ منظور بارگاہ سید المرسلین۔ صاحب مرتبہ فنا و بقا۔ مرکز دائرہ تسلیم و رضا۔ غریق بحر توحید۔ سائر میدانِ تجرید۔ اہل عبادت و ریاضت و خوارق و کرامات تھے۔

نام۔ نسب۔

آپ کا نام محمد امین، کنیت ابو الفاضل۔ لقب مختار السالکین تھا۔

آپ محبوب بارگاہِ سبحانی حضرت سید حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانیؒ کے فرزند اکبر اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

آپ کی ولادت ہفتہ کے دن ۵ ماہ ذیقعد ۱۲۴۱ھ مطابق یکم جولائی ۱۸۲۶ء میں ہوئی۔ (ثمرات الافکار)

تحصیل علوم۔ بیعت۔ خلافت

آپ نے علوم دینیہ مروجہ کی تحصیل اپنے والد بزرگوار سے اور حضرت مولانا سید غلام قادر صاحبؒ سے کی۔ بیعت طریقت اپنے والد ماجد سے کر کے سلوک قادریہ کو انتہا تک طے کیا۔ اور خلافت و اجازت حاصل کی۔

ریاضت۔ مجاہدہ۔ معمولات

آپ ریاضت ومجاہدہ میں لاثانی تھے۔ روزانہ بوقت نصف شب اٹھ کر نوافل تہجد ادا فرماتے۔ صبح تک وظائف قادری نوشاہی کو پورا فرماتے۔ نماز فجر کے بعد تلاوت قرآن مجید اور درود مستغفار بلاناغہ فرماتے۔

خصائل۔ فضائل۔

آپ کی طبیعت میں انکسار وعجز ونیستی بدرجہ اتم تھی۔ اتباع نبوی سے مقام مسکنت وغربت آپ کو پورا حاصل تھا۔ مراتب فقر ودرویشی میں پایۂ عالی رکھتے تھے۔ جو اوصاف فقیر میں ہونے چاہئیں۔ وہ سب آپ کی ذات میں موجود تھے۔ اس آخری زمانہ میں خدا کی آیات میں سے ایک آیت (نشان) تھے۔ آپ کے تمام حالات صلحائے متقدمین سے مطابق تھے۔ عبادت وسخاوت میں اپنی نظیر آپ ہی تھے۔

زراعت۔ سخاوت۔ کرامت

آپ قوت حلال کے لئے اپنی جدی ملکیت زمین میں اپنے ہاتھوں سے زراعت کیا کرتے تھے۔ جو کچھ اس سے پیدا ہوتا۔ وہ اپنا اور اہل وعیال کا خرچ چلاتے۔ اور یتیموں۔ بیواؤں۔ درویشوں کو بھی فی سبیل اللہ دیتے۔ جو شخص آپ کی زراعت سے نقصان کرتا۔ وہ سزایاب ہوتا۔ آپ کی کرامات وخوارق قابل مثل تھیں۔

وجد و حالت اور طے ارض وغیرہ جیسی کرامتیں آپ سے منقول ہیں۔

اولاد۔

آپ کے تین فرزند تھے۔

۱۔ حضرت سید حافظ روح اللہ صاحبؒ (متوفی ۱۶، صفر ۱۲۹۴ھ) کامل وقت امام الاصفیا تھے۔ پچیس ۲۵ سال کی عمر میں لاولد فوت ہوئے

۲۔ حضرت سید پیر فاضل شاہ صاحب رح (متوفی جمعرات ۔ ۹ صفر ۱۳۳۷ھ) صاحب جذبہ و تاثیر تھے۔ اورادِ نوشاہیہ پہ مواظبت رکھنے والے سیف السلوک تھے۔ ان کے تین ۳ بیٹے اس وقت ۱۳۵۷ھ میں زندہ موجود ہیں۔

اوّل[۱] سیّد پیر کرم الٰہی صاحب[۱]۔ روشن دماغ۔ سخن شناس۔ شاعر۔ مُدبّر۔ درویش مرد ہیں۔ اس وقت بعمر اٹھاون ۵۸ سال موجود ہیں۔

دوئم[۲] سیّد پیر نور الٰہی صاحب[۲]۔ عقلمند۔ نیک مزاج۔ متواضع ہیں۔ بعمر اکاون ۵۱ سال موجود ہیں۔

---

[۱] پیر کرم الٰہی صاحب۔ منگوار کی رات ۲۱، ربیع الاول ۱۳۶۷ھ کو فوت ہو گئے۔ اب ان کا لڑکا صاحبزادہ ممتاز احمد متولد ۱۳۳۹ھ موجود ہے۔ اس کا ایک فرزند دلنواز احمد آعظویں جماعت میں تعلیم پاتا ہے، مدعمرہٗ۔

[۲] پیر نور الٰہی صاحب بدھوار۔ ۳۰، جمادی الآخری ۱۳۶۹ھ کو وفات پا گئے۔ ان کے دو ۲ لڑکے موجود ہیں۔

۱۔ صاحبزادہ وزیر محمد متولد ۱۳۳۸ھ۔ یہ لاہور میں سکونت رکھتا ہے اس کے چار لڑکے اعجاز احمد۔ آفتاب احمد۔ اظہر عباس۔ مظہر سجاد۔ موجود ہیں۔

۲۔ صاحبزادہ فقیر محمد متولد ۱۳۴۲ھ۔ یہ کراچی میں سکونت گزین ہے۔ اس کے دو ۲ لڑکے جمشید اختر اور جاوید اختر نام موجود ہیں۔

سوم[۱] سید پیر غلام احمد کاتب - اہل علم - شاعر - عاشق مزاج - حسن پسند خلیق ہیں - بعمر چوتالیس ۴۴ سال موجود ہیں - سلمہم اللہ -

۴ - حضرت سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر رح ان کا ذکر آگے آتا ہے -

یاران طریقت -

آپ کے خواص چار دوست یہ تھے -

۱ - چوہدری اللہ دتہ چیمہ - ساکن حق والی -

۲ - میاں پیر محمد ماچھی ساکن گاگھڑہ کلاں

۳ - میاں سربلند المعروف سربندھی لوہار ساکن سرانوالی (متوفی ۱۳۴۴ھ)

۴ - میاں کرم الٰہی ترکھان - ساکن چک نہالو -

وفات - مدفن -

حضرت سید محمد امین[۲] صاحب مختار السالکین کی وفات بقول صاحب کتاب الفوائد شب یکشنبہ - وقت نماز تہجد اٹھارہ ۱۸ ہیں جمادی الآخرہ

---

[۱] پیر غلام احمد صاحب نجرات یکم ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ کو انتقال کر گئے ان کے تین بیٹے ہیں -
۱ - صاحبزادہ منور حسین متولد ۱۳۴۷ھ موجود ہے اور اسکے ۲ دو لڑکے ہیں موسوم بار تیم تاریخی محب حسین متولد ۱۳۷۶ھ - صاحبزادہ محمد ظفر علی متولد ۱۳۸۲ھ موجود ہیں -
۲ - صاحبزادہ حکیم مظفر حسین متولد ۱۳۴۴ھ پیشہ دوکانداری کرتا ہے - اس کا ایک لڑکا شفیق الرحمٰن نام موجود ہے -
۳ - صاحبزادہ مدثر حسین - متولد ۱۳۴۶ھ - اس کا ایک لڑکا بنام خلیق الزمان موجود ہے -

[۲] آپ کی مدح و مناقب میں چند قصائد اور غزلیں فارسی - اردو - بنام ارمغان امینیہ شائع کئے ہیں اور آپ کی سوانح عمری بنام مرآۃ الامین مکمل لکھی ہے ۱۲ شرافت -

سنہ ۱۳۱۰ھ مطابق ۸ر جنوری سنہ ۱۸۹۳ء میں ہوئی۔ مزار مبارک ساہنپال شریف۔ مقبرہ نوشاہیہ میں اپنے والد بزرگوار کے قدموں میں یعنی جنوبی طرف پختہ بنا ہوا ہے

مادہ تاریخ تعقل ہے

حضرت مولانا سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر رح

آپ قطب الاقطاب۔ فرد الاحباب۔ عاشق ذاتِ خدائے لایزال۔ محبوب ایزدِ متعال۔ وجود انوار رحمانی۔ نمونہ صفاتِ ربانی۔ یوسف وجاہت۔ ابراہیم سیرت صاحب خلق و محبت و شوق و ذوق تھے۔

نام نسب۔

آپ کا نام محمد شاہ۔ کنیت ابوالمصطفٰے۔ لقب نیک اختر۔ شاہ صاحب تھا۔

آپ حضرت سید محمد امین صاحب مختار السالکین رح کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین تھے۔

آپ کی ولادت ۱۲۸۱ھ مطابق ۱۸۶۵ء میں ہوئی (ثمرات الافکار)

تعلیم۔ دعائے والد۔

آپ نے علوم ظاہری کی تحصیل اپنے والد بزرگوار۔ اور عم حقیقی حضرت سیّد محمد شفیع صاحب رح اور حضرت مولانا سید غلام قادر صاحب رح سے کی۔ پھر چند سال گاگھڑہ کلاں میں حضرت مولوی جمال الدین صاحب حنفی رح کے پاس رہے۔ اور فقہ و حدیث و طب کی سند حاصل کی۔ آپ کا سلسلہ تلمذ حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی آفتاب پنجاب رح تک منتہی ہوتا ہے۔

آپ جب بچہ تھے تو والد بزرگوار آپ کو دعا دیا کرتے تھے۔ کہ ہمارا دل

چاہتا ہے کہ تمام لوگ علم میں تیرے محتاج ہوں چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ آپ فاضل متبحر ہوئے۔ کثرت تلاوت سے آپ کو قرآن مجید حفظ ہو گیا تھا۔ آپ کو اٹھائیس ۲۸ علموں میں مہارت تھی۔

تلقین ذکر۔ بیعت۔ خلافت۔ خرقہ تبرک۔

آپ کو پانچ سال کی عمر میں اپنے جدامجد حضرت سید حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانی ؒ نے تلقین ذکر کلمہ طیبہ سے نوازا۔ اور آپ کے حق میں بہت بشارتیں فرمائیں۔ بعدازاں آپ نے والد بزرگوار کی بیعت سے سرفراز ہو کر مقاماتِ سلوک قادریہ کو طے فرمایا۔ اور خلافت کبریٰ حاصل کی۔ اور سلسلہ رحمانیہ کی خلافت و اجازت اپنے جد بزرگوار کے چھوٹے بھائی حضرت سید مکھن شاہ صاحب لاہوری ؒ سے حاصل کی۔ نیز حضرت سید محمد علی شاہ صاحب شیر گڑھی ؒ (متوفی ۱۳۲۹ھ) سے جو حضرت بندگی شیخ داؤد کرمانی قادری ؒ (متوفی ۹۸۲ھ) کی اولاد سے باکمال ولی تھے۔ فیض کامل پایا۔ اور ان کی توجہ سے کشائش احوال ہوئی۔

غوثیت۔ استعداد باطنی۔

آپ ظاہر بہ شریعت آراستہ اور باطن بہ طریقت پیراستہ تھے۔ اپنے جدامجد کی نشست میں مقامِ غوثیت پر فائز ہوئے۔ سب سلاسل کے وردیش خدمت میں حاضر ہو کر سبق حاصل کرتے تھے۔ آپ کی استعداد بہت عالی تھی۔ خوارق اکثر صادر ہوتے تھے۔

آپ کی خلافت کے پہلے سال ۱۳۱۱ھ میں روضہ عالیہ حضرت نوشہ صاحبؒ کی مرمّت وسفیدی ہوئی۔

تصانیف

آپ کا کلام معرفت وحقائق میں پسندیدہ تھا۔ چند تصانیف یہ ہیں۔

۱۔ کتاب الفوائد۔ اس میں متفرق عملیات ومناقبات وتواریخ بزرگاں اور اشعار نصیحت آمیز درج کیے ہیں۔

۲۔ روزنامچہ محمد شاہی۔ یہ آپ کا ستّرہ سالہ روزنامچہ ہے۔

۳۔ مکتوبات محمد شاہی[1]۔ یہ آپ کے مکاتیب کا مجموعہ ہے۔

۴۔ ملفوظات محمد شاہی[2]۔ یہ آپ کے ارشادات کا مجموعہ ہے۔

۵۔ فہرست تفسیر حسینی۔ تین مرتبہ مطالعہ کے بعد مرتب فرمائی ہے۔

اولاد۔

آپ کے دو فرزند ہوئے۔

۱۔ حضرت سیّد سردار عالم صاحب بعمر ہفت روز انتقال کیا۔

۲۔ اعلیٰ حضرت سید غلام مصطفےٰ صاحب مدظلہ۔ ان کا ذکر آگے درج ہوگا۔

یارانِ طریقت۔

آپ کے خواص چار یار یہ تھے۔

---

[1] یہ مکتوبات آپ کے پوتے صاحبزادہ سید بشیر احمد صاحب بشارت نے بڑی محنت سے جمع کیے ہیں۔ ۱۲

[2] یہ ملفوظات میں نے مرتب کیے ہیں۔ ۱۲ شرافت

۱۔ شیخ غلام محمد فقیر ساکن اگرویہ۔ مدفون گاکھڑ والہ (متوفی ۱۳۳۰ھ)
۲۔ شیخ عمر شاہ درویش ساکن کوٹلی مہاراں (متوفی ۱۳۴۱ھ)
۳۔ شیخ مالے شاہ درویش[۳] ساکن ہیگر۔ بعمر چھہتر ۷۶ سال زندہ موجود ہے۔
۴۔ شیخ فرمان علی مجذوب[۲] ساکن خیر کتو۔ بعمر پچانوے ۹۵ سال زندہ موجود ہے۔

وفات۔ مدفن۔

حضرت سید حافظ محمد شاہ صاحب[۱] نیک اختر کی وفات شب سہ شنبہ۔ وقت نماز تہجد۔ بائیسویں محرم الحرام ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۹ ر اکتوبر ۱۹۱۸ء میں ہوئی۔ مزار مبارک۔ ساہنپال شریف۔ مقبرہ نوشاہیہ میں اپنے والد بزرگوار سے مشرقی جانب بفاصلہ ایک قبر درمیانی کے واقع ہے۔ اور پختہ بنا ہوا ہے۔ اور وہ قبر جو آپ کے اور والد بزرگوار کے درمیان ہے۔ وہ آپ کے بڑے بھائی سید پیر فاضل شاہ صاحب رح کی ہے۔

مادہ تاریخ "چراغ مجلس" ہے۔

---

[۱] وفات سید[۲] وفات جمعہ یکم ذیقعدہ ۱۳۶۷ھ بعمر ایک سو نو ۱۰۹ سال ۱۲ [illegible] آپ کی سوانح بنام تذکرہ محمد شاہی بڑی مبسوط و ضخیم میں نے لکھی ہے جس کے مسودہ کی ضخامت ایک ہزار صفحہ تک ہے ۱۲ شرافت۔

اعلیٰ حضرت مولانا سیّد غلام مصطفےٰ صاحب نوشاہی دام برکاتہٗ

آپ سراج الواصلین، شمس العارفین، قبلہ کونین، شبیہ رسول الثقلین مسالف احادیث خلاصہ ہویت، خاتم الاولیاء، افضل الفضلاء، صاحب مراتب بلند اور مدارج ارجمند، سلطان الوقت صاحب حال ہیں۔

نام نسب

آپ کا نام غلام مصطفےٰ، کنیت ابو الشریف، تخلص و لقب نوشاہی ہے۔

آپ محبوب بارگاہ الٰہ حضرت سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر کے فرزند ارجمند اور مرید و خلیفہ و سجادہ نشین ہیں۔ ۲۸ جمادی الآخرہ ۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸ فروری ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے۔ (کتاب الفوائد)

مادۂ تاریخ "ریاض رسول" ہے۔

تحصیل علوم۔ مطالعہ کتب۔

آپ نے تعلیم ظاہری اپنے والد بزرگوار سے پائی۔ علم ادب کی فارسی درسی کتابیں پڑھیں۔ پھر حضرت مولوی محمد شیخ احمد صاحب حنفی نقشبندی مجددی وڈیکوی (متوفی ۱۳۲۸ھ) سے علم صرف نحو، منطق حاصل کیا۔ چند اسباق حضرت مولوی قاضی محمد امین صاحب

فاروقی بھکھڑیالوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی پنجشنبہ ۲۵ جمادی الآخرہ ۱۳۴۸ھ) سے بھی پڑھے۔ آپ اکثر کتب فقہ، حدیث، تفسیر، تصوف کا مطالعہ رکھتے ہیں۔

بیعت۔ خلافت۔ کلاہ تبرک۔

آپ کی بیعت طریقت اپنے والد بزرگوار سے ہے۔ وظائف داوراد قادریہ اعظمیہ کی اجازت اور خلافت سے مشرف ہیں حضرت سید مکھن شاہ صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کے بعد مثالی صورت میں ظاہر ہو کر آپ کو کلاہ تبرک عنایت فرمایا۔

بیعت روحی۔ زیارات بزرگاں

آپ کو ایک مرتبہ حضرت نوشہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں بیعت کیا اور ذکر کلمہ طیبہ بطریق نفی اثبات جہر تلقین فرمایا۔ اور دوسری مرتبہ خواب میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کے لفظ سے نوازا۔

آپ خواب میں متعدد بار حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خضر علیہ السلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت نوشہ گنج بخش حضرت شیخ پیر محمد سچیار رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ برخوردار برق رحمۃ اللہ علیہ اور کعبہ مکرمہ کی زیارات سے مشرف ہو گئے ہیں۔

حضور نبوی۔ فیضان نبوت و ولایت

آپ کو اکثر بعالم بیداری بھی حضور نبوی کا شرف حاصل ہوتا

رہتا ہے۔ انبیاء اور اولیاء کے ساتھ آپ کا روحانی تعلق ہے۔ قرآن مجید کے ختم کر کے بارواح انبیائے کرام و اولیائے عظام ایصال ثواب کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کے فیضان سے مستفیض ہوا کرتے ہیں [1]

فضائل و کمالات

آپ اس وقت زمانہ حاضرہ میں سلف صالحین کا نمونہ ہیں۔ آپ کے کمالات علمی و عملی و مقامات و مشاہدات و کرامات اندازہ تحریر سے باہر ہیں۔ اکثر لوگ آپ سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

تصانیف۔

آپ کے متعدد تصانیف بھی ہیں۔

۱۔ ترجمہ کریما سعدی۔ ۲۔ ترجمہ پندنامہ شیخ عطار ۳۔ ترجمہ نام حق ۴۔ ترجمہ محمود نامہ ۵۔ ترجمہ گلستان سعدی۔ ۶۔ ترجمہ بوستان سعدی۔ یہ سب پنجابی زبان میں تحت اللفظ ترجمے ہیں۔ ۷۔ گنج نوشاہی منظوم ۸۔ دیوان نوشاہی منظوم۔ یہ حضرت نوشہ صاحب کی مدح میں ہے۔ ۹۔ رسالہ رفع شبابہ اردو ۱۰۔ رسالہ طاعون۔ ۱۱۔ رسالہ الخواص ہر کانشر اب نوشاہی۔ ۱۲۔ کتاب فیض محمد شاہی۔ یہ ہزاروں صفحات کا ہے۔ زیر ترتیب مسودہ ہے۔ جو حالات مشائخ نوشاہیہ اور دیگر بیشمار مفید علمی مضامین

---

[1] آپ کے مکاشفات و الہامات کو میں نے شریف التواریخ کی دوسری جلد و سوم یعنی طبقات النوشاہیہ کے پہلے طبقہ میں مفصل درج کیا ہے۔ آپ کو عالم مشاہدہ میں محمد عبدالرحمن ... اور ... اور ساہن نور اللہ وغیرہ خطاب ملے ہیں۔ ۱۲ شرافت۔

کا خزانہ ہے۔ وہ شخص بڑا ہی خوش نصیب ہوگا جس کو اس کے مرتب کرنے کی توفیق عطا ہوگی۔

اولاد

آپ کے دو فرزند ہیں۔

۱۔ مولف رسالہ ہذا فقیر سید شریف احمد شرافت عفا اللہ عنہ۔ میری پیدائش ہفتہ۔ وقت عصر ۱۹ شعبان ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء میں ہوئی۔ مادہ تاریخ "خدائے سخن" ہے۔ میں نے تعلیم اپنے جد امجد اور والد بزرگوار سے پائی۔ فن کتابت اور ترجمہ قرآن مجید معہ تفسیر حضرت مولوی محمد حسین صاحب مبارک رقم عادل گڑھی سے سیکھا بیعت وخلافت اپنے والد عالی قدر سے حاصل کی۔ اشغال قادریہ نوشاہیہ کی اجازتیں پائیں۔ اب سلسلہ تصنیف و تالیف[1] میں مشغول رہتا ہوں ایک ضخیم کتاب بنام شریف التواریخ[2] تالیف کر رہا ہوں جس میں خاندان قادری نوشاہی کے بزرگوں کے مفصل حالات درج ہوں گے۔ میری عمر اس وقت انتیس ۲۹ سال[3] سال ہے۔ اور میرا ایک[4] لڑکا صاحبزادہ

---

[1] میری سب تالیفات جو اس وقت ۱۳۹۳ھ تک لکھی جا چکی ہیں ان کی تعداد ایک سو پندرہ ۱۱۵ تک پہنچ چکی ہے ۱۲

[2] یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے (۱) تاریخ الاقطاب (۲) طبقات النوشاہیہ (۳) تذکرۃ النوشاہیہ ۱۲

[3] اب میری (شرافت کی) عمر اٹھاون ۵۸ سال ہے ۱۲

[4] میرے اب دو لڑکے ہیں

اول صاحبزادہ سید یاقوت الحسن مد عمرہٗ۔ متولد پنجشنبہ ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۴۷ھ تاریخی نام افتخار اشرف ہے۔ مڈل تک تعلیم رکھتا ہے۔ اب محکمہ برقیات لاہور میں ملازم ہے۔ اس وقت اس کی عمر پینتیس ۳۵ سال ہے سلمہ اللہ ۱۲

دوم صاحبزادہ سید سعید الظفر مد عمرہٗ۔ متولد سوموار ۔ ۱۷ رجب ۱۳۵۵ھ۔ یہ نام تاریخی ہے جد بزرگوار نے اس کو دعا دی کہ یہ عربی وقت ہوگا۔ فاضل پنجابی اور اردو اسے تک تعلیم رکھتا ہے محکمہ برقیات لاہور میں ملازمت کے عہدہ پہ ہے اب اس وقت اس کی عمر اٹھائیس ۲۸ برس کی ہے سلمہ اللہ تعالیٰ۔ شرافت

سید ریاض الحسن مد عمرہٗ بعمر چھ[۶] سال ہے۔ اور سکول میں پڑھتا ہے۔

۲۔ صاحبزادہ مولوی سید بشیر احمد صاحب بشارت۔ متولد ۱۳۲۸ھ

مادہ تاریخ "عارض انور" ہے۔ یہ صاحب علم و عبادت ہیں۔ حلم وحیا وسخاوت وتواضع وتوکل وانکسار میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ تجرد شعار۔ استغنا پسند۔ خاموش طبیعت ہیں۔ اطاعت اللہ اور اطاعت رسول اللہ ان کا شیوہ ہے۔ والدین کے نہایت فرمانبردار ہیں۔ تلاوت کلام اللہ شریف میں اکثر مشغول رہتے ہیں۔ اس وقت ان کی عمر چھبیس[۲۶] سال ہے[۱]۔ سلمہ اللہ تعالےٰ۔

یاران طریقت۔

آپ کے خواص چار احباب[۲] یہ ہیں۔

---

[۱] سید بشارت صاحب کی وفات بعمر ترپن[۵۳] سال بعارضہ تپدق شب یکشنبہ وقت عشاء آٹھویں صفر ۱۳۸۱ھ کو ہوئی۔ مادہ تاریخ "شام غم" ہے۔ ان کی تالیف سے کتاب کنز الفوائد ختمات القرآن صلہ ختم کلام اللہ شریف۔ اور چند متفرق بیاضیں ہیں جو بیشمار علمی فوائد پر مشتمل ہیں ان کے تین[۳] لڑکے ہیں۔

اول۔ صاحبزادہ قدوس اختر جو تاریخی نام ہے۔ متولد پنجشنبہ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ اس وقت گورنمنٹ ہائی سکول باغبان پورہ۔ لاہور میں ساتویں جماعت میں پڑھتا ہے۔

دوئم صاحبزادہ رضا اللہ شاہ جو تاریخی نام ہے۔ متولد شب یکشنبہ ۱۲ شعبان ۱۳۷۵ھ اس وقت پرائمری سکول رتمل ضلع گجرات میں چوتھی جماعت میں پڑھتا ہے۔

سوئم صاحبزادہ افضال السبطین شاہ جو تاریخی نام ہے۔ متولد جمعہ ۲۶ محرم ۱۳۸۰ھ یہ ابھی تین[۳] سالہ بچہ ہے ۱۲ [۲] اعلیٰ حضرت قبلہ دام برکاتہٗ کے کچھ خواص احباب یہ ہیں۔۔ سید عزیز احمد ابن سید کرم الٰہی برخورداری ساہنپالوی مرحوم۔ سید رحمت علی بن سید جلال شاہ برخورداری مرحوم ساکن پانڈو کے۔ سید محمد انور بن سید پیر محمد برخورداری ساہنپالوی۔ سید مشتاق حسین بن سید فضل حسین برخورداری رتمالوی سید رسول شاہ بن سید حسین شاہ بخاری ساکن چیک وساوا۔ چوہدری جلال بن جواہر تارڑ ساہنپالوی چوہدری خوشی بن مولا داد تارڑ ساہنپالوی۔ حکیم سلطان احمد بن مرلی خرید دو مرحوم ساکن پانڈو کے

(باقی بر صفحہ ۹۰)

۱- سائیں خدا بخش فقیر ساکن وڑائچانوالہ - مدفون مقبرہ نوشاہیہ - (متوفی ۱۳۴۹ھ)

۲- سائیں اللہ دتہ درویش المعروف جمعدار مجذوب (متوفی ۱۳۴۶ھ) مجاور و سجادہ نشین درگاہِ حضرت میراں سید باقی رحمۃ اللہ علیہ کاٹھرہ کلاں ضلع گجرات -

۳- میاں کرم الدین کشمیری ساکن پنڈوری کلاں - اس وقت بعمر اٹھتیس ۳۸ سال موجود ہے -

۴- میاں علی احمد خلیفہ ساکن نور پور چاہلاں ضلع گوجرانوالہ - اس وقت بعمر تینتیس ۳۳ سال موجود ہے -

عمر مبارک -

اعلیٰ حضرت مولانا سید غلام مصطفیٰ صاحب آج چوتھی محرم ۱۳۵۴ھ میں جو سال تالیف رسالہ افکار نوشاہیہ ہے بعمر سینتالیس ۴۷ سال حیات

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۹)

سائیں امام الدین درویش امداوی - مولوی محمد اسحاق کاہلوں ساکن قلعہ دیدار سنگھ - سائیں محمد حسین حبیبی - ساکن سودیہ - سائیں محمد اسمٰعیل درویش المعروف سائیں زنجے ساکن کوٹ سارنگ - سائیں کرامت علی ساکن کوٹ کیسو - سائیں مستان علی نومسلم ساکن موکھل سندھواں - سائیں نصر اللہ شاہ ساکن کوٹلی بہاراں - سائیں لال شاہ ہیروالہ ساکن مچھرانوالی - سائیں محمد نذیر بن بڈھا تارڑ ساکن اگرویہ - سائیں سلطان علی المعروف میرا ساکن الوالقتوالی - میاں خوشی محمد امام مسجد بھڈ بینک - میاں رشید محمد گوجر گورسی ساکن چھینڈ ٹیوالی - میاں راجہ موچی ساکن چھینڈ ٹیوالی - چوہدری ماسٹر نذر حسین بل ساکن بل منقل ساکلاں - چوہدری عاشق حسین ارلکھ ایم اے ساکن ادکھ بھائی کے - چوہدری ذوالفقار علی چٹھہ بی اے منشی فاضل، ساکن چک ۴۸ - ملتان - چوہدری بشیر احمد بن علی محمد وڑائچ ساکن راہ والی انسپکٹر بینک - چوہدری بشیر باز گوجر ساکن راولپنڈی - مستری محمد الدین ترکھان ساکن آلو شند یو (دنبیر) م ۱۳۵۳ھ یہ وفات پا چکا ہے ۱۲ منہ اس کی عمر اب تریسٹھ ۶۳ سال ہے - اور قلعہ دیدار سنگھ میں سکونت پذیر ہے ۱۲ ۱۳۵۳ھ اعلیٰ حضرت قبلہ نوشاہی مدظلہٗ کی عمر مبارک اب چھپن ۵۶ سال ۱۲ شرافت

بابرکات ہیں۔ اور ساہنپال شریف میں اپنے آباؤ اجداد کے مسند آرائے طریقت ہیں۔ متع اللہ المسترشدین بطول حیاتہ و نفع اللہ المستفیدین بفیوضہ و برکاتہ۔

فائدہ

مولف رسالہ ہذا فقیر سید شرافت نوشاہی عفا اللہ عنہ جیما اپنے یاران طریقت کے نام بھی درج کرتا ہے جو سلسلہ نوشاہیہ کے مشائخ سے محبت رکھنے والے ہیں۔

۱۔ سید عبدالکریم عباسی ساکن جنڈیل ۲ سید عبدالغنی بن سید رحمت علی برخورداری ساکن گجرات ۳۔ صاحبزادہ علی محمد بن حیات محمد مرحوم ساکن بھرڑی ۴۔ صاحبزادہ محمد اسمٰعیل بن حیات محمد ساکن بھرڑی ۵ صاحبزادہ عبدالرحیم مرحوم بن غلام رسول ساکن بھرڑی ۶ صاحبزادہ عمرالدین ساکن بھرڑی ۷۔ مولوی غلام نبی صوفی ساکن کھیک صوبہ ۸۔ حافظ غلام رسول ساکن چک صوبہ۔ ۹ حکیم محمد حیات جراح ساکن وایانوالی چک ۲۷ ۱۰ حکیم سردار علی حجام ساکن وایانوالی۔ ۱۱ منشی نیاز احمد مدرس ساکن باورسے ۱۲ خلیفہ بشیر احمد المعروف خاور شاہ ساکن پشاور ۱۳ سید محمد اسمٰعیل شاہ بخاری ساکن پشاور ۱۴ سید غلام علی شاہ مشہدی ساکن ڈھوک شہانی ۱۵ سائیں اللہ دتہ درویش ساکن ڈھوک شہانی ۱۶ مولوی غلام حیدر امام مسجد غلیجا ۱۷ سید حیات شاہ بن حسن شاہ بخاری ساکن چک وساوا ۱۸ شہزادہ شاہد رضا ساکن لوڑہکی ۱۹ چوہدری غلام محمد بن سید چیمہ ساکن لوڑہکی ۲۰ چوہدری احمد دین بن رنجیہ تارڑ سارنگ ۲۱ صوفی شاہ محمد موچی سارنگ ۲۲ ماسٹر احمد دین بن محمد دین درزی ساکن اگرویہ ۲۳ مرزا محمد نذیر اختر ساکن ساہنپال شریف ۲۴ سائیں غلام رسول درویش ساکن چک جانو ۲۵ سائیں بشیر احمد بن مولا داد ساکن بھکھی ۲۶ مستری اللہ رکھا عاشق ساکن حجام والہ ۲۷ مستری صوفی ابراہیم کشمیری ساکن گوجرانوالہ، ۲۸ صوفی محمد عالم ساکن نواں پنڈ ۲۹ حکیم قاضی عبدالحق قریشی صدیقی ساکن چک بیگ ۳۰ مستری محمد اسمٰعیل آہن فروش ساکن مریدکے ۳۱ صوفی نذیر احمد دائر ساکن لاہور، ۳۲ سائیں اللہ دتہ موچی ساکن منصور والی ۳۳ چوہدری غلام رسول نائیچ ساکن الہ الفتحوالی، ۳۴ میاں شکر الدین شاکر ساکن ابدال، ۳۵ مولوی محمد افضل امام مسجد ابدال ۳۶۔ صوفی بشیر احمد نعت خواں ساکن ابدال ۳۷ حکیم جلال الدین عمخوار ساکن جھنگ ۳۸ صوفی محمد شریف ساکن جھنگ ۳۹ میاں محمد صادق رائیں ساکن کوٹلی ارائنگ ۴۰ مستری محمد اسمٰعیل ساکن الدپ ۴۱ چوہدری عطاء اللہ خاں چٹھہ ساکن لالہ پور۔ ۴۲ حکیم امان اللہ خان ساکن شیخوپورہ۔

اورادِ ضروری

سالک طریقت کو بیعت ہونے کے بعد اپنے پیر روشن ضمیر کے حکم سے دخل عملوں پر کاربند رہنا ضروری ہے۔ جن میں سے پانچ کا تعلق ظاہر سے ہے۔ (۱) قلت الطعام یعنی کم کھانا۔ (۲) قلت الکلام یعنی کم بولنا (۳) قلت المنام یعنی کم سونا۔ (۴) تفرد عن الانام یعنی لوگوں سے علیحدہ رہنا۔ (۵) ذکر الدوام۔ یعنی ہمیشہ خدا کی یاد میں رہنا۔

اور پانچ عملوں کا تعلق باطن سے ہے (۱) صدق (۲) توکل (۳) یقین (۴) صبر (۵) عزم۔

جب طالب صادق ان اوصاف سے موصوف ہو جائے تو وظائف ذیل پر کاربند ہو جو مبتدی کے لئے نہایت مفید ہیں۔ اور منتہی کے لئے علو مقام کا باعث ہیں۔

اوّل بوقت نصف شب یا ثلث شب اٹھ کر وضو کر کے نوافل تہجّد بارہ ۱۲ رکعت ادا کرے پھر ایک ہزار بار کلمہ طیّبہ بطریق نفی اثبات ذکر کرے۔ اور گیارہ ۱۱ سو مرتبہ درود شریف ہزارہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ۔

دوم۔ نماز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان الکتا لیس بار سورۂ فاتحہ پڑھے۔ اور نماز کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ایک سو بار۔ اور درود کبریت احمر اور درود مستغاث ایک مرتبہ پڑھے۔ پھر تلاوت قرآن کرے۔

سوم۔ نماز ظہر کے بعد درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْہِ ایک سو بار۔ اور آیہ کریمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ایک سو بار پڑھے۔

چہارم۔ نماز عصر کے بعد استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ ... ایک سو بار پڑھے۔

پنجم۔ نماز شام کے بعد کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ایک سو بار پڑھے۔ پھر دوگانہ صلوٰۃ الاسرار پڑھ کر اسم شریف غوثیہ یَا شَیْخ عَبْدُ الْقَادِر شَیْئًا لِلّٰہِ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے۔

ششم۔ نماز عشاء کے بعد کلمہ تمجید۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ایک سو بار پڑھے۔ اس کے بعد قصیدہ غوثیہ خمریہ ایک بار اور شجرہ طریقت ایک بار پڑھے۔

وظائف مذکورہ کا پورہ طریقہ اپنے پیر طریقت سے سمجھ لے۔ اور باجازت شیخ پڑھے۔ سید الاقطاب حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔

ھ

پرسش اُس کی پیریوں پاوے ‏ ‏ جو لکھنے میں رسم نہ آوے
جیوں کر پیر کرے تلقین ‏ ‏ لاگ رہے جیوں عمل میں مئین

اجازت عام

مولف کی طرف سے ہر ایک طالب حق کو جو ہمارے مشائخ عظام نوشاہیہ کی محبت رکھنے والا ہو۔ ان وظائف کے پڑھنے کی اجازت ہے۔

نقشہ تاریخ اعراس مشائخ قادریہ نوشاہیہؒ

محرم الحرام

۱۔ شیخ ابوالحسن ہکاریؒ
۲۔ شیخ معروف کرخیؒ
۴۔ شیخ حسن بصریؒ۔ شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب بھڑیوالہؒ
سید علی احمد بن سید بوٹے شاہ برخورداری ساہنپالویؒ
۵۔ قاضی شیخ ابوسعید مبارک مخزومیؒ
۱۰۔ شیخ محمد معروف خوشابیؒ
۱۲۔ سید حسن عالم بن سید عمر بخش صاحب برخورداری رسولنگریؒ
۲۲۔ سید حافظ محمد شاہ صاحب نیک اختر ساہنپالویؒ
۳۰۔ شیخ سکندر شاہ نورپوریؒ

صفر المظفر

۶۔ سید فتح الدین صاحب ڈھاوالہؒ۔ سید حافظ نوراللہ صاحب فرشتہ صفات ساہنپالویؒ۔
۸۔ مولانا سید بشیر احمد صاحب بشارت برخورداری ساہنپالویؒ

۹- سید فاضل شاہ بن سید محمد امین صاحب برخورداری ساہنپالویؒ
۱۶- سید حافظ روح اللہ بن سید محمد امین صاحب برخورداری ساہنپالویؒ

ربیع الاول

۸- حضرت نوشہ گنج بخش مجدد اکبر علوی قادریؒ
۱۲- حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۳- سید عمر بخش بن سید محمد بخش برخورداری رسولنگریؒ
۲۰- سید غلام علی بن سید قدم الدین برخورداری ساہنپالویؒ۔ سید کرم حیاتؒ بن سید غلام حسین چنبھلیؒ
۲۱- سید کرم الٰہی بن سید فاضل شاہ صاحب برخورداری ساہنپالویؒ
۲۵- شیخ پیر محمد سچیار نوشہرویؒ
۲۸- شیخ داؤد طائیؒ

ربیع الآخر

۳- شیخ حبیب عجمیؒ
۱۱- غوث الاعظم سید شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
۱۲- سید حافظ جمال اللہ صاحب فقیہ اعظم برخورداری ساہنپالویؒ
۱۹- سید ضیاء اللہ رسولنگری بن سید حافظ محمد حیات ربانیؒ
۲۳- سید حافظ علی احمد صاحب پاکذات نوشاہ ثانی برخورداری ساہنپالویؒ

جمادی الاولیٰ

سلسلہ شریف کے مشائخ میں سے سید احمد۔ سید مسعود۔ سید علی۔ سید شاہ میر سید شمس الدین۔ سید مبارک حقانی۔ سید حافظ محمد حیات ربانیؒ کی صحیح تواریخ وفات ابھی تک نہیں مل سکیں۔ اس لئے ان سب بزرگوں کا عرس اس مہینہ کی گیارہویں تاریخ کو اکٹھا ہی کر لینا چاہیئے۔

جمادی الآخری

۹۔ شیخ عبدالواحد تمیمیؒ
۱۸۔ سید محمد امین صاحب مختار السالکین برخورداری ساہنپالویؒ
۱۹۔ سید محمد شفیع بن سید حافظ قل احمد صاحب پاکذات نوشاہِ ثانیؒ
۳۰۔ سید نور الٰہی بن سید فاضل شاہ صاحب برخورداری ساہنپالویؒ

رجب المرجب

۳۔ سید صفی الدین صوفی گیلانی بغدادیؒ
۴۔ سید واصل حق بن سید مکھن شاہ صاحب برخورداری لاہوریؒ
۷۔ مخدوم سید محمد غوث گیلانی اوچیؒ
۱۱۔ سید بوٹے شاہ بن سید حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حق برخورداری ساہنپالویؒ

۲۱۔ سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری ساہنپالوی۔

۲۷۔ سید الطائفہ شیخ جنید بغدادی

شعبان المعظم

۳۔ شیخ ابوالفرح یوسف طرطوسی

۱۶۔ شیخ فیض رسول فاروقی ساکن لدھے والہ چیمہ۔

۱۹۔ سید پیر مکھن شاہ صاحب لاہوری

۲۳۔ سید شبیر علی بن سید محمد شفیع صاحب برخورداری ساہنپالوی۔

رمضان المبارک

۳۔ شیخ ابوالحسن سری سقطی

۷۔ سید حافظ الٰہی بخش صاحب مظہر حق برخورداری ساہنپالوی

۲۱۔ حضرت سید امام ابوالحسن علی المرتضےٰ رضی

۲۷۔ حضرت سخی شاہ سلیمان نوری بھلوالی۔

۳۰۔ سید غلام رسول بن سید کریم بخش صاحب ہاشمی رنملوی

شوال المکرم

۱۴۔ سیدہ داکو بی بی صاحبہ بنت سید غلام علی صاحب برخورداری ساہنپالوی

۲۵۔ سید سیف الدین عبدالوہاب جیلانی بغدادی۔

ذیقعدہ

۱- سائیں قربان علی درویش خیر کتوئی رح
سید غلام احمد کاتب بن سید فاضل شاہ صاحب ساہنپالوی رح
۱۲- مولوی حکیم کرم الٰہی صاحب فاروقی ساکن بگیووالہ رح
۱۵- سید حافظ محمد برخوردار صاحب بحر العشق بن نوشہ گنج بخش رح

ذی الحجہ

۲۲- سید محمد ہاشم صاحب دریادل بن نوشاہ عالیجاہ رح۔
۲۸- شیخ ابوبکر شبلی بغدادی رح

خاتمہ

آج بفضل اللہ تبارک وتعالےٰ بروز سوموار - چوتھی محرم الحرام ۱۳۵۴ھ کو رسالہ ہذا اذکار نوشاہیہ مکمل ہوا - اللہ تعالےٰ عز اسمہٗ اس کو مقبول خاص و عام کرے - اور بطفیل بزرگان دین مولف کو دونوجہان میں سعادت ازلی سے بہرہ ور فرماوے - آمین

فہرست اسمائے مزارات مقبرہ نوشاہیہ

۱۔ قطب الاولیا حضرت نوشہ گنج بخش قدس سرہٗ۔

۲۔ میاں شاہ محمد بن شیخ شرف الدین سلیمانی رح

۳۔ شیخ شرف الدین بن شیخ ناصر الدین سلیمانی رح

۴۔ سید محمد بخش بن سید ضیاء اللہ برخورداری رسولنگری رح۔

۵۔ سید فتح محمد بن سید ضیاء اللہ برخورداری رسولنگری رح۔

۶۔ سید ضیاء اللہ بن سید حافظ محمد حیات ربانی رسولنگری رح

۷۔ سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم بن سید حافظ محمد برخوردار رح

۸۔ سید حافظ محمد حیات ربانی بن سید حافظ جمال اللہ برخورداری رح۔

۹۔ سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات بن سید حافظ محمد حیات برخورداری رح

۱۰۔ سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق بن سید حافظ نور اللہ برخورداری رح

۱۱۔ سید خدا بخش بن سید حافظ نور اللہ برخورداری رح۔

۱۲۔ سید نور احمد بن سید خدا بخش برخورداری رح۔

۱۳۔ سید نیاز محمد بن سید بوٹے شاہ برخورداری رح

۱۴۔ سید بوٹے شاہ بن حافظ سید الٰہی بخش برخورداری رح

۱۵۔ سید عطا محمد بن سید بوٹے شاہ برخورداری رح

۱۶۔ سید عمر بخش بن سید محمد بخش رسولنگری برخورداری رح

۱۷۔ سید مکھن شاہ لاہوری بن حافظ الٰہی بخش برخورداریؒ
۱۸۔ سید حافظ روح اللہ بن سید محمد امین مختار برخورداریؒ۔
۱۹۔ سید حافظ فضل احمد نور شاہِ ثانی بن سید حافظ الٰہی بخش برخورداریؒ
۲۰ سید قدم الدین بن سید خدا بخش برخورداریؒ
۲۱۔ سید غلام حسن بن سید نور احمد برخورداریؒ۔
۲۲۔ مولوی سید غلام قادر بن سید عبداللہ برخورداریؒ
۲۳۔ نامعلوم۔ سید برخورداریؒ
۲۴۔ سید فضل الٰہی بن سید غلام قادر برخورداریؒ۔
۲۵۔ سید حاکم شاہ بن سید عطا محمد برخورداریؒ
۲۶۔ سید حیدر شاہ بن سید عطا محمد برخورداریؒ
۲۷۔ سید علی احمد بن سید لوٹے شاہ برخورداریؒ
۲۸۔ سید محمد صادق بن سید میراں بخش برخورداریؒ
۲۹۔ سید شیر عالم بن سید عمر بخش رسولنگری برخورداریؒ
۳۰۔ سید چراغ علی بن سید پیر عالم رسولنگری برخورداریؒ
۳۱۔ سید عارف حق بن سید مکھن شاہ لاہوری برخورداریؒ
۳۲۔ سید حافظ محمد شاہ نیک اختر بن سید محمد امین برخورداریؒ
۳۳۔ سید فاضل شاہ بن سید محمد امین برخورداریؒ
۳۴۔ سید محمد امین مختار بن سید حافظ فضل احمد برخورداریؒ
۳۵۔ سید غلام علی بن سید قدم الدین برخورداریؒ

۳۶۔ سید محمد شفیع بن سید حافظ قل احمد برخوردارؒ
۳۷۔ سید اقبال علی بن سید غلام محی الدین برخوردارؒ
۳۸۔ میاں سراج الدین بھٹی امام مسجد چھتی ساہنپال
۳۹۔ سید میراں بخش بن سید کریم اللہ برخوردارؒ۔
۴۰۔ سید بڈھے شاہ بن سید پیراں دتہ برخوردارؒ
۴۱۔ سید محمد الدین بن سید بڈھے شاہ برخوردارؒ۔
۴۲۔ سید الہدین بن سید امام بخش برخوردارؒ
۴۳۔ فرزند سید حبیب اللہ برخوردارؒ
۴۴۔ سید برکت علی بن سید حبیب اللہ برخوردارؒ
۴۵۔ سید عمر حیات بن سید حبیب اللہ برخوردارؒ
۴۶۔ سید کریم اللہ بن سید اقبال علی برخوردارؒ
۴۷۔ سید محمد حیات بن سید حبیب اللہ برخوردارؒ
۴۸۔ سید محمد بن سید نبی بخش برخوردارؒ
۴۹۔ سید سراج الدین شہید بن سید محمد علی پا تڑوکے والہ برخوردارؒ
۵۰۔ نامعلوم ....
۵۱۔ سید فیض احمد بن سید الہدین برخوردارؒ
۵۲۔ سید شید احمد بن سید علم الدین کڑچن والہ برخوردارؒ
۵۳۔ سید محمد عالم بن سید الہدین برخوردارؒ
۵۴ سید محمد حسین اکبر بن سید امام الدین برخوردارؒ۔

۵۵- سید سرفراز احمد بن سید ممتاز احمد برخورداریؒ
۵۶- سید کرم الٰہی بن سید فاضل شاہ برخورداریؒ
۵۷- سید صوبے شاہ بن سید کرم الٰہی برخورداریؒ
۵۸- سید حبیب اللہ بن سید اقبال علی برخورداریؒ
۵۹- سید عزیز احمد بن سید کرم الٰہی برخورداریؒ
۶۰- نامعلوم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ″
۶۱- فرزند سید حبیب اللہ برخورداریؒ
۶۲- سید ناظر حسین بن سید نبی بخش برخورداریؒ
۶۳- سید ابوالرضا بشیر احمد لبشارت بن سید غلام مصطفےٰ برخورداریؒ
۶۴- فرزند سید حبیب اللہ برخورداریؒ
۶۵- سید مہتاب دین بن سید امام الدین پانڈ ہکی والہ برخورداریؒ
۶۶- سید غلام محمد بن سید غلام رسول برخورداریؒ
۶۷- سید نور الٰہی بن سید فاضل شاہ برخورداریؒ
۶۸- سید غلام احمد کاتب بن سید فاضل شاہ برخورداریؒ
۶۹- بخت روشن زوجہ سید میراں بخش بن سلطان عالم ہاشمی
۷۰- زوجہ چوہدری اللہ وتہ بن محمد دین نار رساہنپالیہ۔
۷۱- سید غلام رسول بن سید کریم بخش ہاشمی
۷۲- سید دارے شاہ بن سید فضل الدین ہاشمی
۷۳- سید برکت علی بن سید نور علی ہاشمی

۷۴۔ سید اللہ دتہ بن سید غلام قادر ہاشمی

۷۵۔ سید محمد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

۷۶۔ نامعلوم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

۷۷۔ سید میراں بخش بن سید غلام رسول ہاشمی

۷۸۔ سید حیدر شاہ بن سید محمد نیک ہاشمی

۷۹۔ نامعلوم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

۸۰۔ سید گامے شاہ بن سید ناصر الدین ہاشمی

۸۱۔ سید غلام رسول بن شاہ مغل ہاشمی "

۸۲۔ سید داؤد شاہ

۸۳۔ سید فضل الدین بن سید حیدر شاہ ہاشمی

۸۴۔ سید کرم الہٰی بن سید حیدر شاہ ہاشمی

۸۵۔ سیدہ امیر بی بی بنت سید علم الدین برخوردارنگی

۸۶۔ سید نور علی بن سید غلام رسول ہاشمی

۸۷۔ حافظ خیر الدین شاعر قوم مصلی رنملوی

۸۸۔ سید نظام الدین بن سید سبحان علی ہاشمی۔

۸۹۔ شیخ ماہی شاہ بن شیخ معراج الدین سلیمانی

۹۰۔ سید شیر شاہ بن سید الٰہی بخش ہاشمی۔

۹۱۔ حکیم فقیر محمد بن سید بتے شاہ ہاشمی

۹۲۔ سید بینے شاہ بن بشیر شاہ ہاشمی۔

۹۳- سید محمد حسین بن سید بنے شاہ ہاشمی

۹۴- سیدہ غلام فاطمہ بنت سید محمد عالم ڈھلوالہ برخورداریؒ

۹۵- سیدہ بیگم بی بی بنت سید شمس الدین ڈھلوالہ "

۹۶- سید فضل حسین بن سید غلام حسن ڈھلوالہ "

۹۷- سید محمد عالم بن سید پیر محمد ڈھلوالہ "

۹۸- سید غلام حسن بن سید قطب الدین ڈھلوالہ "

۹۹- سید قطب الدین بن سید اللہ دتہ ڈھلوالہ "

۱۰۰- سید حافظ غلام محمد بن سید احمد بخش ڈھلوالہ "

۱۰۱- سید احمد بخش بن سید اللہ دتہ ڈھلوالہ "

۱۰۲- سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان بن سید حافظ محمد برخوردارؒ

۱۰۳- سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق فرزند اکبر حضرت نوشہ گنج بخشؒ

۱۰۴- سید محمد ہاشم دریادل فرزند اصغر حضرت نوشہ صاحبؒ

۱۰۵- سید محمد سعید کھرا بن سید محمد ہاشم دریادل

۱۰۶- نامعلوم۔ صاحبزادہ نوشاہی

۱۰۷- سید شبیر علی بن سید سلطان علی ہاشمی

۱۰۸ سید سلطان علی بن سید گوہر شاہ ہاشمی

۱۰۹ نور بیگم زوجہ سید سلطان علی ہاشمی

۱۱۰ سید گوہر شاہ بن سید قدم الدین ہاشمی

۱۱۱- یہاں پرانی قبریں زمین سے ہموار ہو گئی تھیں ۱۳۷۷ھ
۱۱۲- میں اولادِ شاہ عصمت اللہ برخورداری نے بھرتی ڈال کر
۱۱۳- چبوترہ بلند بنایا۔ اور آس پاس دیوار بنا کر اپنے خاندان
۱۱۴ کی آئندہ قبروں کے واسطے احاطہ محفوظ کر لیا۔ ۱۳۸۱ھ
میں اولادِ شاہ ہاشم دریا دل نے ان کی بلا اجازت اپنا قبضہ
جما لیا۔ اور اس چبوترہ پر چار فرضی قبریں پختہ بنوا دیں۔ جن
کے کوئی نام تا حال متعین نہیں کر سکے۔

۱۱۵- سید لطف الدین بن سید علی محمد برخورداری
۱۱۶- سید عمر بخش بن سید لطف الدین برخورداری
۱۱۷- سیدہ عمر بی بی زوجہ سید عمر بخش برخورداری
۱۱۸- سید علم الدین بن سید علی محمد برخورداری
۱۱۹- سید بوٹے شاہ بن سید عمر بخش برخورداری
۱۲۰- منظور حسین بن سید بوٹے شاہ برخورداری
۱۲۱- سید محمد حسن بن سید خدا بخش برخورداری
۱۲۲- سید عزیز الدین سید براہیم شاہ ہاشمی
۱۲۳- سیدہ حیات بی بی زوجہ سید قدم الدین برخورداری
۱۲۴- سیدہ عمر بی بی بنت سید قدم الدین برخورداری
۱۲۵- سیدہ سید بیگم زوجہ سید عطا محمد برخورداری
۱۲۶- سیدہ بھاگ بھری زوجہ سید احمد بخش ڈھلوالہ "

۱۲۷۔ سیدہ بلقیس خانم بنت سید بشیر احمد لبشارت برخورداری

۱۲۸۔ سید مختار حسن بن سید ممتاز احمد برخورداری

۱۲۹۔ سیدہ بشیر بیگم زوجہ سید بشیر احمد لبشارت برخورداری

۱۳۰۔ سیدہ محمد بی بی بنت سید محمد امین مختار برخورداری

۱۳۱۔ سیدہ طالعہ بی بی بنت سید قطب الدین برخورداری

۱۳۲ حسین بی بی زوجہ فضل حسین بن سید بوٹے شاہ برخورداری

۱۳۳۔ سیدہ کاکو بی بی بنت سید غلام علی برخورداری

۱۳۴۔ سیدہ شمس بی بی زوجہ سید غلام علی برخورداری

۱۳۵۔ سیدہ حسین بی بی زوجہ سید شیر علی برخورداری

۱۳۶۔ سیدہ عمر بی بی زوجہ سید شیر عالم بڑیٹی والہ برخورداری

۱۳۷۔ سیدہ سید بی بی زوجہ سید کریم اللہ برخورداری

۱۳۸۔ سیدہ فضل بیگم بنت سید قیص احمد برخورداری

۱۳۹۔ سیدہ فاطمہ بی بی بنت سید امام الدین برخورداری

۱۴۰۔ سیدہ حاکم بی بی بنت سید امام الدین برخورداری

۱۴۱۔ سیدہ حسن بی بی زوجہ سید حافظ فضل احمد نوشاہ ثانی برخورداری

۱۴۲۔ سیدہ نور بھری) زوجہ سید حبیب اللہؒ برخورداری

۱۴۳۔ سیدہ حیات بیگم زوجہ سید فاضل شاہ برخورداری

۱۴۴۔ نامعلوم سیدہ . . . . ״

۱۴۵۔ نامعلوم سیدہ . . . . ״

۱۴۶- سیدہ جواہر بی بی زوجہ سید بشیر علی ہاشمی

۱۴۷- سیدہ فہمیدہ بیگم بنت سید پیر محمد برخورداری

۱۴۸- سیدہ فاطمہ بی بی زوجہ سید حافظ محمد شاہ نیک اختر برخورداری

۱۴۹ مستورہ از قوم کستر ساکن رتمل۔

۱۵۰- ولایت بیگم زوجہ سید کرم الٰہی برخورداری

۱۵۱- گوہر بی بی زوجہ سید محمد امین مختار برخورداری

۱۵۲- ستارہ بی بی زوجہ سید حافظ روح اللہ برخورداری

۱۵۳- سیدہ رسول بی بی زوجہ سید گیلانی بخش برخورداری

۱۵۴- سیدہ حسین بی بی زوجہ سید فیض احمد برخورداری

۱۵۵- سیدہ تاج بی بی زوجہ سید امام بخش برخورداری

۱۵۶- سیدہ جنت بی بی بنت سید اکبر دین برخورداری

۱۵۷- سیدہ شرف بی بی زوجہ سید علم الدین برخورداری

۱۵۸- سیدہ گوہر بی بی بنت سید علم الدین برخورداری

۱۵۹- نامعلوم سیدہ

۱۶۰- سیدہ نواب بیگم بنت سید نور عالم رسولنگری برخورداری

۱۶۱- سیدہ نواب بیگم زوجہ سید عارف حق لاہوری برخورداری

۱۶۲- نامعلوم سیدہ

۱۶۳- سیدہ عالم بی بی بنت سید حبیب اللہ برخورداری

۱۶۴- سیدہ ریشم بی بی بنت سید نور عالم رسولنگری برخورداری

١٢٠

١٢٦

١٢٧

١٢٤

١٢٥

١٢٩

١٢٨

١٣٩

١٣١

١٣٠

١٣٦

١٥٣

١٥١

١٥٠

١٥٤

١٥٥

١٥٢

١٤٨

١٤٨

١٤٣

١٤٠

١٥٦

١٥٧

١٤٧

١٤٢

۱۶۵- سلطان بیگم زوجہ سید نور عالم رسول نگری برخورداری

۱۶۶- سیدہ برکت بی بی بنت سید علی احمد برخورداری

۱۶۷- سیدہ نور بیگم بنت سید نیاز محمد برخورداری-

۱۶۸- سیدہ رشید بیگم بنت سید نبی بخش برخورداری

نوٹ

جتنی جگہ نقشہ میں خالی نظر آتی ہے- یہ سب قبرستان ہے-
عام لوگوں کی قبریں ہیں -

قصیدہ مدحیہ

در شانِ والا مولف کتاب ہذا حضرت سید شریف احمد صاحب شرافت نوشاہی مد ظلہ العالی دامت برکاتہم

از نتیجۂ طبع

جناب علامہ صوفی محمد افضل صاحب طور قریشی قادری نوشاہی

بی اے، منشی فاضل ادیب فاضل ساکن گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ

صبا بہار بدوش و شمیم عطر افشاں — چمن بہشت بداماں و روضۂ رضواں

قلم حدیقۂ تفسیر آیۂ قرطاس! — زبان شگوفۂ تشریح ناطقِ قرآں

فضا فریب فضائے بوادیِ کشمیر — ہوا فریب ہوائے بخطۂ ایراں

فتادہ مست بہر سو نہال و غنچہ و گل — فگندہ مست گل و لالہ سنبل و ریحاں

بہار بادہ بہ پیرایۂ جام در دامن — فتادہ اند بہ تسنیم ہر طرف مستاں

ہوا مسیحا اثر ہست ہم چو آبِ بقا — مریضِ غم شدہ فارغ ز رنجِ بارِ گراں

دلِ گلاں بہ پیامِ تبسم آوارہ — دماغِ غنچہ بہ شانِ تکلم ست عیاں

بشہرِ شرافت عالم پناہ پیرِ من ست — شدست پایۂ بطلان بہ ہیبتش لرزاں

خبر ز حکمِ خبیر او بیافت تا حشر ماند — کسے کہ رفت ازیں عالم از تو بے خبراں

نشان بیافت ز منزل شد رستہ کو ز ازل — کسے کہ طوقِ غلامی تو نیافت نشاں

تنگ ابد سے تو گشت ز دست صبا دید — شہید نرگسِ مستِ تو ہست شد بجہاں

خراب بادۂ لعلِ تو مست ہشیار ے — غلام نرگسِ مستِ تو تاجدارِ جہاں

مخالفِ تو زِ بادِ مخالف آشفته — عدوئے تو شده مجروح و هائم و حیران
بخوبیِ عملِ جودِ تو زمانه بخیل — به حسنِ خلقِ تو مجلسِ وفا شده ارزان
حدیث یافت فروغ آنچنان ز حسنِ مقال — برقص وجد فتادند خردمند و دانایان
بغیر او که گویم حدیثِ دردِ و الم — بغیر او که بینیم فروغِ امن و اماں

حذر ز زاهرِ مناں و الحذر ز رنج و الم!
حریفِ جام بلب طورِ من تهی داماں!

قطعاتِ تاریخ طباعت "اذکارِ نوشاہیہ"

نتیجۂ فکر جناب ابو الطاہر فدا حسین صاحب فدا مدیر ماہنامہ "مہر و ماہ" لاہور

یہ جو تصنیفِ شرافت ہے ضیائے حق نما !! — تذکرے اسلافِ نوشہؒ کے ہیں اس میں لاجواب

اس کا اک اک حرف تک ہے مظہرِ انوارِ حق — روحِ انسان کی سدا جس سے بڑھے گی آب و تاب

بادۂ توحید کے انعام کا کیف و سرور — کوثر و تسنیم کی اس میں چھلکتی ہے شراب

مٹ گئیں کفر و ضلالت کی ہیں سب تاریکیاں — نورِ مصطفوی کا روشن ہو گیا اک آفتاب

اس کی تنویرِ حقیقت کا پڑے گا عکس جب — دور ہوں گے بے خطر کبر و خودی کے سب حجاب

لائقِ صد تہنیت اس کی اشاعت ہو نہ کیوں — جبکہ ہر اہلِ نظر کا ہے یہ حسنِ انتخاب

اس کی تاریخ طباعت پر فدا بے ساختہ

ملہمِ غیبی پکارا "سودمندِ شیخ و شاب"

۱۳۸۴ھ

(۲)

حضرت نوشاہؒ کا ذکرِ جمیل — اصل میں ہے مخزنِ "محبوبِ غوث"

مہر تاریخِ طباعت اسے فدا — صاف کہہ دے "گلشنِ محبوبِ غوث"

۱۹۶۴ء

(۳)

ہے شرافت کی جو اک تصنیف یہ — ہر طرف چرچا ہے اس کا بہ

سالِ طبعِ "ذکرِ نوشہؒ" پر فدا — "تذکرہ کیا خوب" رضوان نے

۱۹۶۴ء

اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

رسالہ فیض مقالہ

اذکارِ نوشاہیہ

مشتمل بر

لات و مقالات حضرات مشائخ قادریہ نوشاہیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

تالیفِ لطیف

ضرت مولانا ابو الظفر سید شریف احمد صاحب شرافت قادری نوشاہی مدظلہ

ین آستانہ عالیہ حضرت نوشہ گنج بخش مجدد اکبر قدس اللہ سرہ العزیز

مقام ساہن پال شریف۔ ضلع گجرات

ناشر

انجمن سادات نوشاہیہ۔ ساہنپال شریف (گجرات)